انوکھا فقیر



ایک یورپین فقیر کی عجیب و غریب
داستان۔ جاسوسی کا خاتمہ برعرصی
کا بے نظیر افسانہ
جسے
پڑھ کر آپ یقیناً دنگ ہو جائینگے
انوکھے فقیر کی بے نظیر شاطرانہ عیاریاں
یکایک غائب ہونا اور پھر نئے انداز سے
ظاہر ہونا۔

مترجمہ
سید عبدالرب صاحب

حسب فرمائش منیجر صدیق بکڈپو لکھنؤ
ہمدم برقی پریس لکھنؤ میں چھپا
۱۹۲۶ء
قیمت ۴

باہتمام خواجہ اسد پرنٹر

بہ ۱۰ جنوری سنہ ۱۹۲۶ء

علمی دینی اخلاقی ناولوں کی فہرست مفت

بوالہوس بنگالی

ایک بوالہوس بنگالی کی شہوانی ناکامیاب کوششوں کا عبرت شکن انجام بار بار در محبوب تک رسائی اور پھر ناکام واپسی۔ ایک عجیب و غریب ظریفانہ رنگ میں ہے پڑھ کر دیکھئے اور ہنستے ہنستے لوٹ جایئے۔ دلچسپ نتیجہ خیز ناول ہے۔ قیمت ۴ر

بچھڑوں کا ملاپ

ایک شیرخوار بچہ کا دریا میں بہتے ہوئے جانا والدین کا رو پیٹ کر صبر کر لینا۔ بعد کو ایک کتے کا بچہ کی جان بچانا۔ ایک دولتمند اور شریف خاندان میں بچہ کا پرورش پانا مدت کے بعد اپنے والدین سے ملنا۔ والدین کی مسرت۔ دلچسپ ہے قیمت ۴ر

لاڈو بیگم

لاڈو بیگم کے روز روز نئے چونچلے بدمزاجی اور چھچھلے پن کا انجام۔ لاڈو بیگم ذات پات صورت و شکل کی بری نہ تھی گھر بھرا پرا تھا لیکن انکی بدمزاجی نے گھر کو دوزخ کا نمونہ بنا دیا۔ زمانہ کی گردش نے چرکا دیا اب جو ہوش آیا تو لاڈو بیگم کی قلب ماہیت ہو گئی۔ ۲ر

وردِ عشق

عشق و محبت کے دو قصے جو ایک ساتھ شروع ہو کر ایک ساتھ اچھے انجام پر ختم ہوتے ہیں۔ قیمت ۴ر

پاربتی

ایک نادار لڑکی کا افسانۂ محبت قیمت ۴ر

ہوائی بندوق

ایک انوکھی ہوائی بندوق کا راز قیمت ۴ر

صدیق بکڈپو لکھنؤ

دیباچہ از مترجم

16.6.29

قبل اسکے کہ ناظرین کرام میری اس ناچیز تحریر کے ملاحظہ پر مجھے شکریہ موقع دیں۔ مجھے امید ہے کہ وہ ان چند سطور دیباچہ کے ملاحظہ کی تکلیف بھی گوارا فرمائینگے۔

میں اس سے پیشتر ایک اور کتاب موسوم بہ "ہوائی بندوق" ترجمہ کر چکا ہوں۔ جسکی اشاعت کی تکمیل پر میں اپنے مہربان دیرینہ مولوی محمد صدیق صاحب مالک صدیق بک ڈپو کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

اُس کتاب کے ترجمہ سے مجھے چند امور کا اندازہ ہوا جسکو تجربہ کہنا چاہیئے۔ اُس کتاب میں میں نے صرف سلاست و روانی ترجمہ خصوصاً پیش نظر رکھی ہے۔ جس سے مجھے اس خامی کا احساس ہوتا ہے۔ وہ حضرات جو اصل کتاب کے مضمون سے ناواقفیت رکھتے ہیں یا جنکی نظر کے سامنے چند ضروری تمہیدی مقدمات نہیں ہیں۔ شاید اُس دلچسپ کتاب دلچسپی کا پہلو مفقود خیال کریں۔

اسلئے میں نے ابکی بار اس موہوم شکایت کو بھی حتی الامکان رفع کرنے کی کوشش کرکے ضروری تمہیدی مقدمہ کے ساتھ ترجمہ میں بھی بجا تصرف کر دیا ہے۔ جس سے سلاست اور روانی کے علاوہ دلچسپی کا بھی کافی اضافہ ہو گیا ہے۔ ع

گر قبول افتد زہے عز و شرف

حقیر عبد الرب آثیر متوطن موضع اگاسنڈ کرسی
ضلع بارہ بنکی

آغاز

لندن کے مشہور و معروف شہر مین جسکو جزائر برطانیہ مین ہر طرح سے دیگر مقامات پر فوقیت حاصل ہے - اُنیسوین صدی عیسوی مین ایک نہایت معزز شخص رہتا تھا جسکا نام ہم ہمام رکھتے ہین - اسنے جاسوسی سراغرسانی کے لیئے خداداد فراست اور ذہانت پائی تھی - لندن نیز قرب و جوار مین کوئی فرد مشکل سے ایسا ہوگا جس کو اس شہرۂ آفاق شخص کے حالات سے واقفیت نہ ہو - تمام لندن مین اسکا اثر قائم تھا - اور پولیس کے محکمے مین خصوصًا اسکی قدر تھی جن سربستہ واقعات کی عقدہ کشائی سے اہل پولیس عاجز رہتے - یہ مادرزاد جاسوس چند طرح کی دماغی قیاسات کے بعد نہایت خوبی سے اسکا تار و پود بکھیر دیتا - اہم سے اہم معاملات کی گتھیان سلجھا دیتا تھا معمولی معاملات کا سمجھ لینا تو اسکے نزدیک کھیل ہی تھا - وہ نہایت سنجیدہ متین اور عالی ہمت تھا - جسمانی حیثیت سے بھی وہ نہایت قوی ہیکل تھا - چنانچہ اکثر ایسا ہوا ہے کہ اسکو جرائم پیشہ لوگون کی سراغرسانی مین اُنسے دوچار ہونا پڑا ہے اور ہمیشہ غالب رہنے والا یہی ہوا ہے - بھیس بدلنے مین اسے وہ کمال حاصل تھا کہ نہایت دقیق نظرین بھی دھوکہ کھاتی تھین - ہر طبقہ کے لوگون مین اسکا نام اعزاز کے ساتھ لیا جاتا تھا - اور لوگ اس سے مستفید ہونے کی تمنا رکھتے تھے - ایسے شخص کی نظر مین مشکل ہی سے کوئی شخص رازداری کے قابل پہنچ سکتا ہے - کیونکہ ایسے شخص کا راز ظاہر ہونا محال ہے اور اسی وجہ سے ہمام کسی پر رازداری حیثیت سے مشکل سے اعتماد کرتا تھا - ایک شخص جو اسکا معتمد تھا حکیم واثق تھا - یہ ایک نہایت عمدہ طبیب تھا - اپنے شہر مین ماہر فن ہونیکے علاوہ اسکو ہمام کی تدابیر سے وہ انکشاف جرائم مین مدد لیا کرتا تھا خاص دلچسپی تھی - وہ خود ان مین حصہ لیتا تھا - اور مناسب مواقع پر اپنے رفیق ہمام کا ہر طرح سے ساتھ دیتا تھا ہمام سے حکیم واثق کو خاص اُنسیت تھی اور اسکے دل مین اسکی نہایت وقعت تھی - کیونکہ جس وقت ہمام کو کسی رفیق کی ضرورت پڑتی تھی اگر کوئی ذات ایسی ہوسکتی تھی جسپر ہمام اپنا راز ظاہر کرے وہ صرف واثق ہو سکتا تھا - ہمام کے ساتھ مراسم کے اثر سے

حکیم واثق کو بھی ان مشاغل میں یک گونہ دستگاہ حاصل تھی۔ جہاں کہیں ہم ہمام کا کارنامہ پڑھتے ہیں ساتھ ساتھ حکیم واثق کے نام پر بھی نظر پڑتی ہے۔ حکیم واثق نے اُن تمام مسائل کو جنھیں ہمام نے اسکی رفاقت یا تنہائی میں حل کیا ہے نہایت شرح و بسط سے لکھکر بیان کیا ہے۔ چنانچہ یہ کارنامہ جسکو میں ناظرین کے روبرو پیش کرتا ہوں حکیم واثق ہی کی طرف سے قلمبند ہوا ہے اور قصہ پڑھتے وقت واثق ہی کو متکلم خیال کرنا چاہیے۔

مڑے ہوئے ہونٹ والے آدمی کا حیرت انگیز کارنامہ

الیاس دینیات کے مدرسہ عالیہ میں مدرس اعلیٰ تھے۔ انکے بھائی کا نام اسحاق تھا۔ کمبخت الیاس کو افیون نوشی کی بُری لت دامنگیر ہوگئی تھی اور وہ انتہا سے زیادہ اسکا عادی ہوگیا تھا۔ میرا خیال ہے کہ اسحاق کو افیون کی چاٹ اسطرح پڑی کہ جب وہ مدرسہ عالیہ میں تعلیم پاتا تھا تو اسنے ایک افیمچی کاڈس نامی کی داستان پڑھی تھی جسکے اثر سے اسکو بھی اسکا شوق پیدا ہوا۔ اسحاق اپنے تمباکو میں افیون کا پانی ملاکر وہ لطف اُٹھاتا تھا۔ جو کاڈس افیون نوشی سے حاصل کرتا تھا۔ آخرکار اسحاق کو معلوم ہوا کہ افیون کی لت پڑجانا تو نہایت سہل ہے لیکن عادت پڑجانے کے بعد اسکا ترک کر دشوار بلکہ محال ہے ع چھٹتی نہیں ہے منہ سے یہ کافر لگی ہوئی ۔ اسحاق کی عادت پڑ چکی تھی۔ اسلیے وہ عرصہ تک اسمیں مبتلا رہا اور اسکا خمیازہ بھگتا کیا۔ اسکی حالت زار پر اسکے عزیز و اقارب کو کبھی رحم اور کبھی غصہ آتا تھا۔ اب ہم اسکی نہایت بُری گت دیکھتے ہیں۔ اسکا چہرہ زرد ہوگیا ہے رخساروں پر جھریاں پڑگئیں۔ آنکھیں پینک میں بند رہتی ہیں۔ ہائے ایک شریف نژاد نوجوان اپنی بُری عادت کے ہاتھوں اسطرح برباد ہوگیا۔

ماہ جون ۱۸۸۹ء کا زمانہ تھا کہ ایک رات کو ہمارے دروازے پر ایک ملاقاتی نے اپنی آمد کی اطلاع دی۔ اسوقت مجھے جمائیاں آرہی تھیں۔ میری نظر گھڑی پر تھی کہ کیا وقت ہے اور بالکل سونے تیاری تھی میری بیوی اپنی کشیدہ کاری میں مشغول تھی۔ آمد کی خبر سنکر میں ہوشیار ہوکر اپنی آرام کرسی پر بیٹھ گیا اور میری اہلیہ نے اپنا کام اُٹھا کر رکھدیا۔ اسوقت اس ملاقاتی کے آنے سے میری اہلیہ کو اپنا کام بڑھا دینا پڑا اور اُسکو نہایت ناگوار ہوا۔

میری اہلیہ نے کہا کہ شاید کوئی مریض آیا ہوگا معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو باہر جانا پڑیگا۔ چونکہ تھوری د ہوئی تھی کہ میں دن بھر کا تھکا ماندہ مریضوں ہی کے دہان سے آکر بیٹھا تھا اور طبیعت اب بھی پریشا

تھی - اسلیئے اس خیال پر مجھے بھی ناگواری ہوئی -

ہمارے کانون مین دروازہ کھلنے کی آواز آئی - جلدی جلدی الفاظ کی آواز کے ساتھ آنیوالے کے بیرون کی آہٹ سُنائی دی - یکبارگی ہماری خاص نشستگاہ کا دروازہ کھُلا اور ایک جوان خاتون اندر داخل ہوئی اسکا تمام لباس سیاہ تھا - اور ایک سیاہ رنگ کی نقاب منھ پر پڑی ہوئی تھی -

اُسنے میری طرف مخاطب ہوکر کہا کہ مین معافی چاہتی ہون کہ اتنی رات گذرے حاضر ہوکر آپکی تکلیف کا باعث ہوئی - اسکے بعد وہ میری اہلیہ کی طرف لپکی اور اُسکے گلے ملکر زار زار رونے لگی اور کہا کہ مین آفت مین مبتلا ہون - للہ میری مدد کرو -

میری بیوی نے اسکی نقاب ہٹاکر اسکا منھ کھولدیا اور کہا آئین یہ تو کنیز ہے - اری کنیز تو نے تو مجھے ڈرادیا تھا - تجھکو کیا ہوا ہے مین پہلے تو تجھے بالکل پہچانا ہی نہین -

کنیز - مین حواس باختہ ہون مجھے اور کچھ نہ سوجھی اسلئے مین سیدھی تمہارے پاس چلی آئی - یہ کوئی بات نہ تھی بلکہ ایسا تو اکثر ہوا ہی کرتا تھا کہ مصیبت زدہ لوگ میری بیوی کے پاس اسطرح گھبرا کر آتے تھے جیسے بحری طیور روشنی کے مینار کے پاس جاتے ہین - اور وہ اُنکو تسلی دیتی تھی -"

اہلیہ - تمہارے آنے سے مجھے بڑی خوشی ہوئی - بیٹھو اپنی طبیعت ٹھیک کرو

اچھا مجھے تمھاری کیا خاطر کرنا چاہیئے - پہلے کچھ پان پتہ شربت پانی ہوجائے - پھر اطمینان سے تمھاری خیریت پوچھون - کیا حکیم صاحب سونے کے لئے جاسکتے ہین -

کنیز - نہین نہین مجھے حکیم صاحب سے مشورہ کرنا ہے اور مجھے انکی مدد کی بھی ضرورت ہے - مین انکے لئے آئی ہون - دو روز ہوئے ہین انکا کہین پتہ نہین ہے مجھے بڑی تشویش ہے " یہ پہلا موقعہ نہین تھا کہ بیچاری کنیز اسحاق کو بُری لتون کی ستائی ہوئی میرے یہان آئی ہو - بلکہ وہ اکثر آیا کرتی تھی - ایک حکیم کی حیثیت سے وہ مجھ سے مشورہ کیا کرتی تھی اور میری اہلیہ اُسکی سہیلی اور ساتھ کی پڑھی ہوئی تھی - اسلیئے اسکے پاس آکر بیچاری غمزدہ کنیز اپنے دُکھ درد کا حال کہتی اور اپنی بدنصیبی پر روتی تھی - مین نے اسکو اطمینان دلایا اور نہایت ہمدردی سے تسلی بخش الفاظ کے ساتھ اسکے دل کو سمجھایا - مین نے اس سے پوچھا کہ آپ کو معلوم ہے کہ آپ کا شوہر کہان ہوگا اور اگر مین اُس کو لاسکتا ہون تو دل وجان سے آپکی خدمت کے لیئے تیار ہون -"

کنیز - جی ہان بیشتر سے مجھے صرف اتنا معلوم ہے کہ جب انکو افیون کی طلب سوار ہوتی تھی تو وہ شہر کے مشرقی طرف چانڈوخانہ مین افیون پینے جایا کرتے تھے - لیکن آجتک وہ ہمیشہ دن بھر سے زیادہ غائب نہین رہتے

تھے۔ شام کے وقت وہ خراب خستہ حالت میں گرتے پڑتے گھر واپس آجاتے تھے۔ لیکن اس کی مرتبہ اڑتالیس گھنٹے گذر گئے ہیں اور کہیں پتہ نہیں ہے۔ میرا دل کہتا ہے کہ وہ اسی چانڈو خانہ کی گندی آب و ہوا میں افیون کے نشہ میں چور کہیں بری حالت میں زمین پر پڑے لوٹتے ہونگے۔ مجھے یقین ہے کہ وہ وہیں ملینگے۔ لیکن میں کیا کر سکتی ہوں میں کمبخت عورت ذات کس کام کی ہوں۔

دراصل اس جوان اور نہایت سیدھی عورت کے لئے یہ بات کسی طرح مناسب نہ تھی کہ وہ اس چانڈو خانہ میں جاکر شرابیوں کے مجمع سے جہاں شہر بھر کے تمام لچے لفنگا رمے جمع ہوتے ہیں اپنے شوہر کو اٹھا لاوے۔

اس معاملہ میں میں نے خیال کیا کہ اسکی صرف ایک سبیل ہو سکتی ہے کہ میں اسی وقت کینز کے ہمراہ چانڈو خانہ جاؤں اور جو کچھ مجھ سے ہو سکے اس غریب مظلومہ کی مدد کردوں۔ لیکن فوراً دوسرا خیال میرے دماغ میں آیا کہ میں اس بیچاری کو اپنے ساتھ لیجا کر کیوں تکلیف دوں۔ میرے لیے یہی مناسب ہوگا کہ میں تنہا جاؤں۔ کیونکہ ایسی حالت میں مجھے کامیابی کی زیادہ امید ہو سکتی تھی۔ میں اسحاق کا طبی معالج رہ چکا تھا اسلیئے اسپر میرا کافی اثر تھا۔ اور مجھے یقین تھا کہ اگر وہاں موجود ہوگا تو بلا قیل و قال میرے ہمراہ چلا آئیگا۔ برخلاف اسکے ممکن تھا کہ بیچاری کینز کو وہاں سے ناکامیاب واپس ہونا پڑتا۔ ان تمام باتوں کا خیال کرکے میں نے تنہا جانے کا ارادہ کر لیا اور کینز سے کہدیا کہ آپ واپس تشریف لیجائیں میں چانڈو خانہ جاتا ہوں اگر وہاں اسحاق مل گئے تو میں دو گھنٹہ کے اندر اندر گاڑی پر سوار کرکے انھیں آپ کے پاس روانہ کردونگا۔

میں اسوقت اپنے خوشگوار کمرے میں نہایت راحت سے ارام کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ لیکن کینز کی بیچارگی پر میں نے دس ہی منٹ میں چانڈو خانہ جانے کی تیاری کردی حالانکہ یہ بات اسوقت مجھ پر شاق گذری لیکن مجھے نتیجہ کی خبر نہ تھی جو بعد کو اسقدر حیرت انگیز ثابت ہو۔

مجھے وہاں پہونچکر پیلے کوئی دقت نہیں ہوئی۔ میں ایک تنگ و تار راستہ سے گذر کر جو نشیب کی طرف گیا تھا اسی چانڈو خانہ میں پہونچا جسکی مجھے تلاش تھی۔ میں اپنی گاڑی کو معہ کوچبان کے باہر کھڑا کرکے زینوں سے نیچے کی طرف اترا۔ یہ زینے نہایت خراب خستہ حالت میں تھے۔ کیونکہ یہ ان افیمچیوں کا عام راستہ تھا جو لڑکھڑاتے ہوئے گرتے پڑتے چلے جاتے تھے۔ آخر کار میں ایک ٹمٹماتی ہوئی لیمپ کی روشنی کی مدد سے ٹھیک راستہ پر پہونچا اور ایک کشادہ کمرے میں داخل ہوا۔ اس کمرے میں افیون کا بھورا بھورا دھواں چھایا ہوا تھا۔

اس دھوان دھار مین کوئی شخص مشکل سے ان بے حس و حرکت جسمون کو دیکھ سکتا تھا جو عجیب عجیب حالت سے ادھر اُدھر افیون کے نشہ مین لوٹ پوٹ رہے تھے۔ جو آنے جانے والے لوگون کو گھور گھور کر دیکھتے تھے۔ کچھ لوگ دم لگا رہے تھے اور اُنکی چلمون سے لو نکل رہی تھی۔ اکثر لوگ بے حس و حرکت پڑے ہوئے تھے۔ کچھ لوگ بڑبڑا رہے تھے اور بعض لوگ ایک دوسرے سے ایک زمین ایک آسمان کی اُڑا رہے تھے۔ یکبارگی اتنا شور ہونے لگتا تھا کہ معلوم ہوتا تھا کہ آپس مین جھگڑا ہو رہا ہے اور پھر یکبارگی سب کے سب اس طرح خاموش ہو جاتے تھے گویا سب ایک دم سے مر گئے ہین۔ ہر ایک اپنی دُھن مین بڑبڑا رہا تھا۔ آگے بڑھکر ایک جگہ کوئلے دہک رہے تھے اُسکے بالکل قریب ایک لکڑی کی تپائی پڑی ہوئی تھی جسپر ایک لمبا اور دبلا پتلا آدمی عجیب ہیبت سے بیٹھا ہوا تھا۔ وہ اپنی دونون مٹھیان باندھے ہوئے اپنے زانوؤن پر رکھے ہوئے تھا۔ اور اپنی مٹھیون پر اپنی ٹھوڑی رکھے ہوئے آگ کی طرف خوفناک صورت سے ٹکٹکی باندھے دیکھتا تھا

جونہی مین اس چانڈو خانہ مین داخل ہوا وہین کا ایک ملازم مجھے دیکھکر میری مدارات کیلئے نہایت تواضع سے ایک چلم مین تھوڑی سی افیون رکھکر میری طرف دوڑا۔ اور نہایت تعظیم سے مجھکو ایک کرسی پر بیٹھنے کے لیے اشارہ کیا۔ وہ یہ سمجھے ہوئے تھا کہ یہ بھی کوئی اینچی ہونگے جو اُسکی چاٹ مین آئے ہوئے ہین۔ مین نے لجاجت سے اُسکا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ میرے لیے آپ تکلیف کرنے کی ضرورت نہین مین اسلیئے نہین حاضر ہوا ہون بلکہ میرا مطلب کچھ اور ہے۔ میرا ایک دوست اسحاق یہان آتا ہے مین اس سے ملاقات کرنے کے لئے آیا ہون جسوقت مین نے اس ملازم سے گفتگو کرنے کے وقت اسحاق کا نام لیا۔ میری دہنی جانب کچھ حرکت ہوئی۔ مین نے ادھر نگاہ کی تو مجھے ایک زرد اور متوحش چہرہ نظر آیا اور غور کرنے پر معلوم ہوا کہ اسحاق میری جانب اپنی افیون کی نشہ مین بدمست گھور گھور کر دیکھ رہا ہے اُسنے حیرت کے ساتھ کہا کہ ارے میرے اللہ کیا واٹسن بیٹھا ہوا ہے؟ اُسکی عجیب حالت تھی جسپر رحم آتا تھا اُسکا جسم لڑکھڑا رہا تھا۔ اُسنے پوچھا۔ ارے واٹسن کیا بجا ہوگا؟

مین۔ گیارہ کے قریب بجا ہے۔

اسحاق۔ کس دن کے گیارہ۔

مین۔ آج جمعہ کا دن ہے۔ جون کی اُنیسوین تاریخ ہے۔

اسحاق۔ مین سمجھے ہوئے تھا کہ آج بدھ ہے۔ واٹسن آج واقعی بدھ ہی ہے۔ آخر تم مجھکو کیون ڈرا رہے ہو یہ کہکر اسنے اپنا سر جھکا لیا اور زار زار رونے لگا۔

مین - بندہ خدا تمکو کیا ہوا ہے - مین جھوٹ نہین بولتا - آج سچ مچ جمعہ ہے - آج دو دن ہوئے کہ تمہاری نیکبخت اور شریف بیوی تمھاری غیر حاضری سے انتہا سے زیادہ پریشان ہے اور تمھارا انتظار کرتی ہے - تمکو شرم آنی چاہیئے -

اسحاق - مین بیشک سخت نادم ہون - لیکن واثق آج جمعہ ہرگز نہین ہے - تمکو غلطی ہوئی ہے - کیونکہ ابھی چند گھنٹے ہوئے ہین کہ مین یہان آیا ہون مجھے اچھی طرح نہین یاد ہے - لیکن تین چار چلم سے زیادہ مین نے نہین پی ہین - مین اپنی نیکبخت اور غریب کینیز کو ہرگز پریشان کرنا نہین چاہتا - ہائے میری پیاری کینیز کو تکلیف اور پریشانی اُٹھانی پڑی ہوگی - اچھا واثق مین تیار ہون - مجھے جلد مکان لیچلو - میرا ہاتھ پکڑو - کیا تم میرے لیئے کوئی گاڑی لائے ہو -

مین - ہان مین ایک گاڑی لایا ہون جو باہر کھڑی ہے -

اسحاق - تو پھر ابھی پہر چلونگا - لیکن حکیم صاحب میرے ذمہ کچھ دام ضرور واجب الادا ہونگے - مہربانی کرکے آپ منیجر سے ملکر حساب پاک کر لیجئے - مین حواس باختہ ہون اور کچھ کرنے کے قابل نہین ہون - مین اس تنگ راستہ سے اپنی ناک بند کرتے دم گھٹتا ہوا جلد جلد گزر رہا تھا - میرے دونون طرف دہی بیحس و حرکت افیمچیون کی لاشین پڑی ہوئی تھین چونکہ مجھے منیجر کی جستجو تھی - اسلیئے مین ادھر اُدھر نظر ڈالتا جاتا تھا جب مین اُس لکڑی کی تپائی کے پاس پہونچا جسپر دہی لمبا اور دُبلا پتلا افیمچی بیٹھا ہوا آگ کی طرف دیکھ رہا تھا تو مجھے معلوم ہوا کہ کسی نے میرا دامن پکڑ کر کھینچ لیا - اور آہستگی کے ساتھ یہ آواز بھی میرے کان مین آئی کہ آگے چلے جاؤ - پھر ذرا منھ پھیر کر میری طرف دیکھ لینا - مجھے تعجب ہوا اور مین غور کرنے لگا کہ یہ الفاظ کسکی زبان سے ادا ہوئے - کیونکہ مجھے شبہ نہین تھا بلکہ صاف آواز میرے کان مین آئی تھی - مین نے غور سے اِدھر اُدھر دیکھا تو مجھے معلوم ہوا کہ یہ آواز تو صرف اسی بڈھے افیمچی کی طرف سے آئی ہو - لیکن تعجب یہ تھا کہ وہ اسی طرح اپنی حالت مین بیٹھا ہوا تھا - جسطرح پیشتر بیٹھا تھا - اُسکا سر جھکا ہوا تھا - آنکھین آگ کی طرف لگی ہوئی تھین - بڑھاپے کی وجہ سے پیٹھ جھکی ہوئی تھی - اور اُسکے آگے ایک چلم پڑی ہوا تھی - گویا اُسنے دم لگایا ہے جسکے نشہ مین آکر بیہوش ہوگیا - اور چلم ہاتھ سے چھٹکر آگے گر گئی جب مجھے کچھ نہ معلوم ہو سکا تو مین نے اُسی آواز کی ہدایت پر عمل کیا - اور دو قدم آگے اور بڑھکر پیچھے دیکھنے لگا - اسوقت میری حیرت کی کوئی انتہا نہ تھی اور قریب تھا کہ مین حیرت زدہ ہوکر چیخ اُٹھون - لیکن مین نے بڑے ضبط سے کام لیا - اب اسی افیمچی بڈھے نے اپنی پیٹھ اسطرح پھیری کہ میرے سوا اور کوئی اُسکا منھ نہ دیکھ سکے - اُس کے چہرے کی بیہوشی اور زردی جاتی رہی - اُسکی آنکھین جنپر پلک کی وجہ سے چھپیان پڑے تھے یکبارگی چمک نے

لگیں اور اُسکے ہونٹھوں پر تازگی کے ساتھ مسکراہٹ آگئی - اب جو مین دیکھتا ہون تو حضرت ہمام بہ نفس نفیس چانڈوخانہ کی زینت کا باعث ہو رہے ہین - اُنھون نے میری جانب اشارہ کیا کہ ذرا قریب آجاؤ - اسوقت اُنھون نے ایک مرتبہ دوسرے افیمچیون کی طرف نگاہ اُٹھائی تو بالکل وہی تمام آثار جو پیشتر مین نے انکے چہرے پر پائے تھے نمایان ہوگئے -

مین - (نہایت آہستگی سے) جناب آپ اس چانڈوخانہ مین پڑے ہوے کیا کر رہے ہین -

ہمام - جسقدر آہستہ ممکن ہو بولئے - میرے کان بفضلہ بڑے تیز ہین - سب سن لونگا - حکیم صاحب اگر آپ اس افیمچی کے جھگڑے کو علیحدہ کرین تو مین آپ کا بہت مشکور ہونگا - کیونکہ مجھے آپ سے کچھ ضرورت ہے -

مین - میرے ساتھ ایک گاڑی کا جھگڑا ابھی تو لگا ہوا ہے اور وہ باہر موجود ہے -

ہمام - ارے پھر تو بالکل بات بنی رکھی ہے - اس وحشی کو اُسی پر سوار کرکے الگ کرو - اور یہ تو ظاہر ہی ہے کہ ان مین اتنی تمیز تو ہے نہین کہ راستہ مین گاڑی پر بیٹھے ہوے کچھ شرارت کر سکین اور ساتھ ہی ساتھ مین تم کو یہ مشورہ دونگا کہ تم اپنے کوچبان کے ہاتھ اپنی بیوی کے نام ایک پرزہ لکھکر بھیجدو کہ مین آج رات ہمام کے ساتھ رہونگا - اور گھر نہین آسکتا - اس افیمچی کو گھر روانہ کرکے آپ صرف پانچ منٹ باہر انتظار کرین مین وہین حاضر ہوا -

ہمام کی درخواست کا رد کر دینا کوئی معمولی بات نہین تھی - کیونکہ وہ ہمیشہ ایسے لب و لہجہ اور ایسے تحکمانہ انداز مین اپنی درخواست پیش کرتا تھا کہ ایک لفظ کہنے کی بھی جرأت نہین ہوتی تھی - مین نے خیال کیا کہ جسوقت مین اسحاق کو گاڑی پر بٹھلا کر روانہ کر دونگا یقیناً میرا فرض ادا ہو جائیگا جسکا وعدہ مین نے کنیز سے کیا ہے - اسکے بعد مین سب سے بہتر اپنے لئے یہی تجویز کرتا ہون کہ اپنے دوست کے ساتھ رہکر اسکے مدبرانہ اور تعجب انگیز کارنامون مین حصہ لون - یہ رائے قائم کرنے کے بعد مین نے اسحاق کا بقایا چکا دیا - اور انکو گاڑی پر بٹھلا دیا - اپنے کوچبان کو اپنی بیوی کے نام ایک خط لکھکر دیدیا اور رخصت کر دیا - اسکے بعد مین ہمام کی ہدایت کے بموجب اسکا انتظار کرنے کیلئے باہر ٹہلنے لگا - اور ایک نحیف بڈھا افیمچی نشہ مین لڑکھڑاتا ہوا باہر نکلا - اسوقت انکو کون کہہ سکتا تھا کہ یہ وہی ہمام ہین - تھوڑی دور تک تو وہ یونہی کبڑے افیمچیون کی طرح چلتے رہے - اس کے بعد ادھر اُدھر غور سے دیکھکر یکبارگی سیدھے ہوگئے - اور زور سے قہقہہ لگاکر ہنسنے لگے -

ہمام - حکیم صاحب مین خیال کرتا ہون کہ مجھے اس چانڈوخانہ مین دیکھکر آپ کو بڑی حیرت ہوئی ہوگی - آپ اپنے دل مین کہتے ہونگے کہ جس طرح اس محفل مین اور بہی لیٹے ہین اسیطرح اسنے افیون کی عادت بھی

ڈال دی ہے۔

مین - اسمین کو کلام نہین کہ آپ کو یہان دیکھکر مجھے انتہائی تعجب ہوا -

ہمام - واہ حضرت - اور مجھے تو آپ کو یہان دیکھکر اور بھی زیادہ تعجب ہوا

مین - اسمین کوئی تعجب یا شبہ کی گنجائش نہیں کیونکہ مین تو اپنے ایک دوست کو ڈھونڈھنے آیا تھا -

ہمام جسطرح آپ ایک دوست کو ڈھونڈھنے آئے تھے اسیطرح مین بھی ایک دشمن کو ڈھونڈھنے آیا ہ

مین - کیا؟ ایک دشمن کو ڈھونڈھنے!

ہمام - ہان - خدا نے میرے لئے بہت سے قدرتی دشمن پیدا کئے ہین - یا یون کہئے کہ مین اپنا شکار تلاش کرنے آیا تھا - حکیم صاحب مجھے ایک اہم واقعہ کی تحقیقات کرنی ہے - یہان آنے سے میرا مطلب کچھ حل ہو نظر آرہا ہے - کیونکہ ممکن ہے کہ یہ ابھی اپنی بڑ مین کوئی راز کی بات کہہ جائین اور وہ میرے مفید مطلب ثا ہو - اور اسطرح اکثر ایسا ہوا ہے کہ مجھے سراغرسانی کامیابی ہوئی ہے - واقع اگر کہین مین چانڈو خانہ مین پہچان لیا گیا ہوتا تو میری زندگی خطرے مین پڑجاتی - کیونکہ اس سے پیشتر بھی مین نے اس چانڈو خا سے اپنے مطالب حل کئے ہین - اور یہ بدمعاش جو اسکا منیجر ہے میرا جانی دشمن ہوگیا ہے - اُسنے قسم کھا رکھی ہے کہ ہمام سے بدلہ ضرور لونگا - اس عمارت کی پشت پر ایک عقبی دروازہ ہے اندھیری راتون مین اُس جگہ نہایت خطرناک واقعات ہوتے رہے ہین -

مین - کیا جانین ضایع ہوتی ہین

ہمام - ہان ہان یہی معاملہ ہے - بیچارے بہت سے غریب آدمی ہلاک ہوئے - میرا خیال ہے کہ دریائے ٹیمز کے کنارے پر کوئی مقام ایسا خطرناک نہ ہوگا - اور مین تیقن کے ساتھ کہتا ہون کہ بیچارے سعید کی جان اسی جگہ ضایع ہوئی ہے - مجھے اسکا پتہ لگانا ہے - یہانتک تو دیکھا گیا تھا کہ سعید اسکے اندر داخل ہوا ہے لیکن اب مجھے یقین ہے کہ وہ ہمیشہ کے لئے اسی کے اندر ہضم ہوگیا اور اب کبھی نہ نکلیگا -

یہ کہتے کہتے ہمام نے اپنی جیب سے ایک سیٹی نکالی اور زور سے بجائی - ساتھ ہی ساتھ اس کے جواب مین ایک دوسری سیٹی کی آواز آئی اور ہمارے کان مین گاڑی کے کھڑکھڑانے کی آواز آئی اور اناًفاناً ایک گاڑی آموجود ہوئی -

گاڑی کو دیکھکر ہمام نے مجھ سے کہا کہ مجھے یقین ہے کہ آپ مہربانی کرکے میرے ہمراہ تشریف لیچلینگے

مین - بیشک اگر مین کسی طرح مفید مطلب ثابت ہوسکون تو خدمت کے لئے حاضر ہون -

ہمام - کیون نہین - ایک معتمد رفیق ہمیشہ مفید مطلب ثابت ہوتا ہے پھر آپ جیسا رازدان کیونکہ

مفید مطلب نہ ثابت ہوگا۔ آپ ضرور تشریف لیچلیں حتی الامکان آپ کو تکلیف نہ اُٹھانی پڑیگی۔
محلہ سنڈارین ہمارے واسطے دو بستر تیار ہیں۔

مین۔ محلہ سنڈارین

ہمام۔ سعید کامکان وہین تو ہے۔ مین دوران تحقیقات مین وہین قیام پزیر ہون۔

مین۔ یہ کہان ہے۔

ہمام۔ یہ وضع نی کے قریب قصبہ مین واقع ہے۔ ہمین سات میل کی مسافت طے کرنی ہے۔

مین۔ لیکن مجھے اس واقعہ کے متعلق کچھ بھی نہین معلوم ہے۔ آخر کیا معاملہ ہے۔

ہمام۔ ہان بیشک آپ کو اسکے متعلق کوئی واقفیت نہین ہے آپ گاڑی کے اندر تشریف لائیے
ابھی سب معلوم ہوا جاتا ہے۔ اچھا چھمن اب تم واپس جا سکتے ہو۔ تم نے گاڑی ٹھیک وقت پر
پہونچادی ہے۔ یہ دو روپیہ تو تمھارا انعام ہے۔ کل گیارہ بجے ہمارا انتظار کرنا۔ ذرا گھوڑے کا
رخ ٹھیک کرکے چلادو۔ بس ٹھیک ہے جاؤ آداب عرض۔

ہمام نے گاڑی ہانکی اور ہم لوگ سنسان رات مین روانہ ہوگئے ایک مقام کے بعد دوسر
مقام سے گذرتے ہوئے ہم دور نکل گئے۔ ہمام نہایت خاموشی سے بیٹھا ہوا تھا اور مین بھی ایک طرف
چپ چاپ بیٹھا رہا۔ معلوم ہوتا تھا کہ ہمام ہمہ تن اپنے خیالات مین محو ہے۔ چونکہ اسکو ایک مسئلہ کی
عقدہ کشائی کرنی تھی اسلیئے مین اُس سے بات چھیڑتے ہوئے ڈرتا تھا۔ کہ کہین ایسا نہ ہو کہ اُسکے
خیالات پراگندہ ہو جائین۔ اُسکی ہمیشہ یہ عادت تھی کہ جب اُسکو کسی مسئلہ کی سرغزا سانی کرنی ہو
تھی تو وہ نہایت غور و خوض سے اُسکو سلجھانے کی کوشش کرتا تھا۔ جب ہم موضع نی کے قریب پہونچے
تو ہمام کے جسم کو حرکت ہوئی۔ اور اُسنے اپنا چرٹ جلایا۔ اور میری جانب مخاطب ہوکر بولا۔

حکیم صاحب آپ میری رفاقت کے لیئے نہایت موزون ہین۔ آپ مین خاموشی کی عادت نہایت
معقول ہے۔ معاف کیجئیگا۔ اسوقت مین یہ سوچ رہا تھا کہ جب مین نی پہونچونگا اور سعید کی بیچار
بیوی جو دروازے کے اوپر ہمارا انتظار کررہی ہوگی اپنے عزیز شوہر کی نسبت پوچھیگی تو مین اُسکو
کیا جواب دونگا۔

مین۔ شاید آپ کو بھول گیا کہ مین نے عرض کیا تھا کہ مجھے اس معاملہ سے واقفیت بالکل نہین ہے۔

ہمام۔ نہین مین بھول نہین گیا ہون اور انشاء اللہ موضع پہونچنے سے پہلے پہلے مین آپ کو تمام وا
سے مطلع کردونگا۔ حکیم صاحب مسئلہ فی نفسہٖ مجھے بالکل سادہ نظر آتا ہے لیکن پھر بھی کوئی

سُراغ نہین ملتا۔ بہت سی صورتین سمجھ مین آتی ہین لیکن تدبیر نہین بنتی ع
ڈور کو سُلجھا رہا ہون اور سِرا ملتا نہین
مین وہ تمام واقعات آپکے سامنے پیش کرتا ہون ذرا غور فرماتے رہیئے۔ مجھے امید ہے کہ کوئی معقول صورت آپکی سمجھ مین آجاویگی۔

مین۔ اچھا خیر۔ بیان تو کیجئے۔

ہمام۔ چند سال گذرے غالباً ماہ ۱۹۰۲ء مین موضع ل مین ایک شریف آدمی مسمی سعید آیا۔ وہ اپنی حیثیت سے روپیہ والا آدمی معلوم ہوتا تھا۔ اُسنے ایک قطعہ زمین خریدا۔ اور امیرانہ ٹھاٹھ سے مکان تعمیر کرایا۔ اور کروفر سے زندگی بسر کرتا رہا۔ قرب وجوار مین بہت جلد اسکا اثر قائم ہوگیا۔ اور اُسنے ایک سوداگر بچی سے شادی کرلی۔ جس سے اسوقت دو بچے بھی ہین۔ اسکا کوئی خاص پیشہ نہ تھا۔ عام طور پر وہ تجارتی کمپنیون سے تعلق رکھتا تھا۔ صبح کے وقت اپنے مکان سے شہر کو چلا جاتا تھا۔ اور شام کو سوا پانچ بجے کی گاڑی سے واپس آتا تھا۔ سعید کی عمر اسوقت ۳۷ سال کی تھی۔ اسکا چال چلن معمولی طور پر سیدھا سادا اچھا۔ اور اپنے بال بچون سے بہت مانوس تھا۔ اپنے موضع مین وہ ہردلعزیزی کی حالت سے بسر کرتا تھا۔ جہانتک مین کہہ سکتا ہون اسکا کل قرض ایکہزار کے قریب تھا۔ لیکن اُسکی جائداد ۳ ہزار سے زیادہ تھی۔ جس سے ہم اندازہ کرسکتے ہین کہ مالی حیثیت سے وہ خوشحال اور فارغ البال تھا۔ گذشتہ دوشنبہ کو صبح کے وقت وہ ذرا معمول سے قبل شہر کو چلا گیا اور چلتے وقت اپنی بیوی سے کہہ گیا کہ مجھے آج دو ضروری کام کرنے ہین۔ اُسنے کہا کہ جب مین شام کو واپس آؤنگا تو بچون کے لیے کھلونا اور مٹھائیان لاؤنگا۔ اُسی روز ایسا اتفاق ہوا کہ سعید کے روانہ ہونے کے تھوڑی ہی دیر کے بعد اُسکی بیوی کے نام تار آیا۔ سعید کی بیوی نے ایک ضروری پارسل منگایا تھا جسکا وہ انتظار کررہی تھی۔ تار سے معلوم ہوا کہ اسکا پارسل آگیا ہے اور جہازی کمپنی مین جمع ہے۔ اُسنے اپنا پارسل وصول کرنے کے لئے شہر کی تیاری کردی۔ واضح اگر آپ کو لندن کا جغرافیہ یاد ہے تو غالباً آپ سمجھ گئے ہونگے کہ یہ جہازی کمپنی اُسی چانڈوخانہ کے قریب واقع ہے۔ سعید کی بیوی نے لندن پہونچکر کچھ سودا سُلف خریدا اور جہازی کمپنی کے دفتر جاکر اپنا پارسل وصول کیا۔ اسوقت پونے پانچ کا وقت تھا اور وہ چانڈوخانہ کے سامنے والی سڑک پر آرہی تھی یہ وہی سڑک ہے جسپر ہم لوگ ابھی آرہے ہین۔ غالباً یہانتک تو آپنے سمجھ ہی لیا ہوگا۔

مین۔ ہان یہ تو صاف ہے اسکے بعد کیا ہوا۔

ہمام۔ آپ کو یاد ہوگا کہ اس روز دوشنبہ کو بڑی گرمی تھی اسلئے سعید کی بیوی ایک گاڑی کی تلاش مین

ادھر اُدھر دیکھتی ہوئی آہستہ آہستہ چل رہی تھی - وہ اسٹیشن جانا چاہتی تھی - اُسکو یہ بھی امید ہو گئی کہ اسی ساڑھے پانچ بجے والی گاڑی سے اُسکا عزیز شوہر سعید بھی مکان واپس جائیگا - اسلیئے اسٹیشن پر ملاقات ہو جانا بہت ممکن ہے - اسی اثنا مین اسکے کانون مین ایک چیخ کی آواز چانڈوخانہ کے بالاخانہ سے آئی - اُسکی نگاہ اوپر کی طرف اُٹھ گئی - اسوقت اسکی حیرت اور خوف کی کوئی انتہا نہ تھی - اُسنے دیکھا کہ اسکا عزیز شوہر سعید جسکی بابت اسکا خیال تھا کہ اُسے اسٹیشن پر مل جائیگا - چانڈوخانہ کے بالاخانہ کی کھڑکی سے ایک پریشان حالت مین نظر آیا - جو اسکو اپنے ہاتھ سے اشارہ کر رہا تھا - وہ یہ سمجھی کہ سعید اسوقت کسی مصیبت مین مبتلا ہے اور امداد چاہتا ہے - اسلیئے اچانک اسکے ہوش اُڑ گئے - کھڑکی کھلی ہوئی تھی اور اُسنے اچھی طرح اپنے شوہر کو دیکھا تھا وہ بیان کرتی ہے کہ اُسکی حالت سے پریشانی کا اظہار ہوتا تھا اور غالباً وہ کسی مصیبت مین مبتلا تھا اور اسلیئے اُسنے مجھے دیکھکر اشارہ کیا تھا لیکن وہ اس قدر جلد غائب ہو گیا کہ گویا کسی نے اسکو پکڑ کر پیچھے کھینچ لیا - ایک بات پر اسکو اور بھی زیادہ تعجب ہوا - کہ اسوقت صرف ایک کوٹ پہنے ہوئے تھا - اور کالر اور نکٹائی کچھ نہین تھی جس سے اُسکا گلا کھلا ہوا تھا -

چونکہ سعید کی بیوی کو کسی قسم کا شبہ نہین تھا اور اُسنے خود اپنی آنکھون سے صاف صاف دیکھا تھا اسلیئے وہ فوراً بالاخانہ پر جانے کے لیئے چانڈوخانہ کی طرف دوڑی اور زینون پر چڑھنے کا ارادہ کیا لیکن وہین پر اُس بیچاری کو وہ بدمعاش منیجر مل گیا جسکا تذکرہ مین آپ سے پیشتر ہی کر چکا ہون - اُسنے اُسکو کسی طرح اوپر چڑھنے نہ دیا - اور ایک ڈانٹ بتائی وہ بیچاری پریشان ہوکر استمداد کیلیئے بازار کی طرف دوڑی حسن اتفاق سے سب سے پہلے اسکی پولیس کے انسپکٹر سے ملاقات ہوئی جسکے ہمراہ کئی سپاہی تھے اُسنے ان پولیس والون سے داد چاہی - انسپکٹر پولیس معہ اپنے سپاہیون کے ہمراہ ہو لیا - اور چانڈوخانے پہونچا - باوجود اس بدمعاش منیجر کی روک تھام کے وہ اوپر چڑھنے سے باز نہ آیا - اور زبردستی بالاخانے پر پہونچ گیا - وہان پر سعید کا نام و نشان بھی نہین تھا - اور دراصل اسوقت وہان کوئی متنفس نہین پایا گیا ایک لنگڑا کمزور اور بدشکل فقیر البتہ موجود تھا جسکو دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ وہ عرصہ سے وہین کرایہ پر رہتا ہے - بدمعاش منیجر اور اس لنگڑے فقیر نے حلفیہ بیان کیا کہ سہ پہر کے وقت جب کا یہ واقعہ ہے وہان پر سوائے انکے اور کوئی نہ تھا - ان دونون نے ایسے صاف اور قابل اطمینان بیانات دیئے کہ انسپکٹر کو قریب قریب یقین ہو گیا کہ جو کچھ بیگم صاحبہ بیان کرتی ہین محض ایک شبہ معلوم ہوتا ہے

اتنے مین اتفاقاً بیگم کی نظر ایک ڈبہ پر پڑی جو پاس ہی میز پر رکھا ہوا تھا - معاً اُسے خیال ہوا کہ یہ وہی ڈبہ ہے جسمین مٹھائی یا کھلونا ہوگا - کیونکہ سعید صبح کو چلتے وقت کہکر آیا تھا کہ مین شام کو

بچون کے لیے مٹھائی اور کھلونا لاؤنگا - اُسنے جھپٹ کر وہ ڈبہ اُٹھالیا اور اُسکا ڈھکن کھولا - ڈھکن کھولنے کے ساتھ ہی ایک کھلونا گر پڑا - اس حالت سے لنگڑے فقیر کے چہرے سے غیر اطمینانی کا اظہار ہوا اس ڈبہ کے برآمد ہونے اور لنگڑے فقیر کی گھبراہٹ سے انسپکٹر کو یقین ہو گیا کہ ضرور کچھ دال مین کالا ہے تمام کمرون کی اچھی طرح تلاشی لی گئی اور آخر کار یہ معلوم ہوا کہ یہان پر کسی جرم کا ارتکاب ضرور ہوا ہے بالاخانہ پر سامنے والا کمرہ نشستگاہ کے لیئے نہایت اچھی طرح آراستہ کیا گیا تھا اور اسی کمرہ سے ایک دوسرے کمرہ مین جانے کا راستہ تھا - اس کمرہ مین بستر لگا ہوا تھا - اس کمرہ سے دریا کا گھاٹ صاف نظر آتا تھا - اس کمرے اور گھاٹ کے درمیان مین دریا کا وہ حصہ تھا جسمین جوار بھاٹے کے وقت پانی آجاتا تھا - اسوقت دریا مین بڑا جوار بھاٹا تھا - اور پانی ۴½ فیٹ گہرا تھا - جس کمرہ مین بستر لگا ہوا تھا اسمین جو کھڑکی تھی وہ بہت چوڑی تھی - جب پولیس والون کو یہ شبہ ہو گیا کہ یہان کوئی واقعہ ضرور ہوا ہے - تو انھون نے ہر چیز کو غور سے دیکھنا شروع کیا - اور اس کھڑکی کے نیچے چوبی فرش پر خون کے دھبے نظر آئے - اسکے علاوہ سامنے والے کمرہ مین ایک پردے کے پیچھے سعید کے تمام کپڑے برآمد ہوئے لیکن انکے کوٹ کا پتہ نہین تھا - اسکا بوٹ جوتا اور ٹوپی تمام چیزین موجود تھین - ان کپڑون سے اسبات کا اظہار نہین ہوتا تھا کہ سعید پر کسی قسم کی سختی کیگئی ہے - لیکن سعید کے متعلق معاملہ بالکل سربستہ تھا - چونکہ اور کوئی راستہ نہین تھا اسلیئے یہ گمان ہوتا تھا کہ وہ اسی کھڑکی سے باہر پھاند پڑا ہوگا - خون کے دھبون سے اسبات کا اندازہ کیا جاسکتا تھا کہ سعید کسی قسم کی سختی سے چوٹ کھانے کے بعد اس کھڑکی سے دریا مین پھاندا ضرور ہوگا - لیکن بڑے جوار بھاٹے کی وجہ سے یہ امید نہین کی جاسکتی تھی کہ سعید نے تیر کر اپنی جان بچائی ہوگی -

اس بدمعاش ہنیجر کا معاملہ بالکل صاف تھا کیونکہ خود سعید کی بیوی کے بیان اُنکی برأت ہوتی ہے - وہ بیان کرتی ہین کہ جسوقت مین اپنے شوہر کو دیکھکر دوڑتی ہوئی زینے کے پاس پہونچی تو ہنیجر وہان موجود تھا - جسنے مجھکو اوپر جانے نہین دیا - اسلیئے ہنیجر پر اگر کوئی الزام عائد کیا جاسکتا ہے تو صرف اسقدر کہ اسکا معاون جرم ہونا ممکنات مین سے ہے - بہرکیف اُسکی رہائی تو صاف ہے - کیونکہ وہ ان معاملات مین بالکل ایک ناواقف کی حیثیت رکھتا ہے - اس لنگڑے فقیر مسمی ہیلنگن کی نسبت بیان کرتا ہے کہ مجھے اسکے افعال کا کوئی علم نہین اور سعید کے معاملہ مین کہتا ہے کہ جس طرح اس معاملہ مین پولیس ناواقف ہے مین بھی محض ناواقف ہون -

اس لنگڑے فقیر ہیلنگن کا حال یہ ہے کہ وہ اس چانڈو خانہ کے دوسرے درجہ مین رہتا تھا اور

جہاں سے سعید غائب ہوا تھا اس جگہ صرف یہی شخص پایا گیا تھا۔ اسکا جسم نہایت بدنما ہے اور یہ
شخص اکثر شہر کی سڑکوں پر بھیک مانگتا ہوا پایا گیا ہے اس کا خاص پیشہ بھی بھیک مانگنا ہے۔
حالانکہ پولیس کی گرفت سے بچنے کے لیے وہ یہ کرتا تھا کہ دیاسلائیوں کا ایک بنڈل لیکر سڑک کے
کنارے بیٹھ جاتا تھا واقعی اگر تم غور کرو تو تمھیں شاید آجائے کہ اس جگہ سڑک کے کنارے پر یہی
فقیر بیٹھا رکھکر اپنی گود میں دیاسلائیاں لیکر بیٹھتا ہے۔ لیکن یہ اپنے سامنے اپنے چمڑے کی میلی
ٹوپی رکھ دیتا ہے۔ اسکی حالت ایسی رحم کے قابل ہوتی ہے کہ صبح سے شام تک اُس پر تانبے اور
چاندی کے سکوں کی بوچھار ہوا کرتی ہے۔ میں نے خود اس فقیر کو بارہا دیکھا ہے لیکن مجھے اس کا
کبھی خیال تک نہ آیا کہ اس معمولی فقیر سے مجھے کبھی سابقہ بھی پڑیگا۔ اسکی ہیئت نہایت بدنما ہے اسکے
سر پر سرخ گھنے بال ہیں۔ اسکا چہرہ نہایت میلا ہے اور ایک زخم کی وجہ سے اسکا ہونٹ اوپر کی طرف کھنچ گیا ہے یہی فقیر ہے جسکا اس مقدمہ سے خاص تعلق ہے
میں۔ لیکن یہ کمزور لنگڑا فقیر ایک سعید جیسے تومند آدمی کا مقابلہ کیونکر کر سکا ہوگا۔
ہمام۔ یہ لنگڑا صرف اس معنی کر کے ہے کہ وہ لنگ کر کے چلتا ہے لیکن اور صورتوں میں وہ اچھا خاصہ ہے
اور غالباً آپ اپنے طبی دلائل سے بھی سمجھ سکتے ہیں کہ ایک عضو کی کمزوری دوسرے اعضا کے
قوی ہونے پر دال ہے۔
میں۔ خیر صاحب۔ آگے چلیے۔
ہمام۔ جب بیچاری کلثوم سعید کی بیوی نے کھڑکی پر خون کے دھبے دیکھے تو اسکے سینہ میں شوہر
کی محبت نے جوش مارا اور وہ مظلومہ سمجھی کہ ہائے معلوم ہوتا ہے کہ میرا عزیز خاوند مقتول ہو گیا ہے۔
اس خیال سے کلثوم بے ہوش ہو کر گر گئی۔ پولیس والوں نے اس خیال سے کہ کلثوم عورت ذات
ہے اور خصوصاً رقیق القلب ہے اسلیے اسکا تحقیقات کے موقع پر ساتھ رہنا مناسب نہ ہوگا۔
بیہوشی ہی کی حالت میں اسکو سواری پر اُسکے مکان بھجوا دیا۔ دارو غہ رتن نے جو کہ سپرد اس مقدمہ کی
تفتیش تھی بڑے غور سے ہر ہر پہلو سے مقدمہ کے سلجھانے کی کوشش کی۔ لیکن انکو کسی قسم کی کامیابی
ہوتی نظر نہ آئی۔ دارو غہ رتن سے ایک غلطی یہ ہوئی کہ اُنھوں نے اس لنگڑے فقیر ہینگن کو فوراً حراست
میں نہیں لے لیا۔ ایسا نہ کرنے سے ممکن ہے کہ اُس نے منیجر سے تبادلہ خیالات کر لیا ہو اور کوئی بات طے
کر لی ہو۔ لیکن اس غلطی کی تلافی فوراً کی گئی۔ اور دارو غہ نے اسکو حراست میں لے لیا۔ قبل اسکے
کہ اُسکی عدم حراست سے مقدمہ پر کسی قسم کا بڑا اثر پڑتا ہینگن کی آستین پر بھی خون کے دھبے موجود تھے
جس سے شبہ یقین سے اضافہ ہو سکتا تھا۔ لیکن ہینگن نے اسکا جواب قابل اطمینان دیا۔ اُس نے

بیان کیا کہ دیکھئے میری انگلی ناخون کے پاس سے کٹ گئی ہے اور اس سے چند قطرے خون نکلا تھا جسکے دھبے میری آستین پر موجود ہین ۔ اور جو دھبے کھڑکی پر ہین وہ بھی اس خون کے دھبے ہین لیکن یہ دھبے سعید کے خون کے کسیطرح نہین ہو سکتے ۔ کیونکہ عرصہ سے مین اس کھڑکی کے پاس ہی نہین گیا ہیلنگن نے قسم کھا کر بیان کیا کہ یہان پر کوئی سعید آیا ہی نہین اور نہ مین نے اسکو دیکھا ۔ رہا اسکے کپڑون کے متعلق اسکا انکار جسطرح پولیس کے لئے تعجب انگیز ہے اسیطرح میرے لئے ہے ۔ اور کلثوم بیگم نے جو کچھ دیکھا ہے وہ سوائے اسکے کچھ نہین ہو سکتا کہ وہ خواب دیکھ رہی تھین یا یہ کہ مین خود مخبوط الحواس تھا

ان تمام باتون کے باوجود داروغہ نے اسکو قید کر کے پولیس اسٹیشن پر بھجوا دیا ۔ جہان وہ حوالات مین بند کر دیا گیا ۔ داروغہ رتن خود موقع سے ایک دم کیلئے بھی نہین ہٹے ۔ انکو امید تھی کہ شاید جوار بھاٹہ اتر جانے کے بعد ریت مین سعید کی گمشدگی کا کچھ پتہ چل سکے ۔ داروغہ صاحب وہین پر موجود رہے ۔ اور جب پانی اتر گیا تو اُنھون نے ریت مین کوئی سراغرسانی کا ذریعہ تلاش کرنا شروع کیا اور آخرکار اُنکو اپنی محنت مین کامیابی ہوئی ۔ اور جو چیز ریت کی تلاش کے بعد پائی گئی ۔ وہ سعید کا وہی سیاہ کوٹ تھا ۔ جسکو وہ اسوقت پہنے ہوئے کھڑکی سے نظر آیا تھا ۔ جب کلثوم سڑک پر گاڑی کی تلاش کی جا رہی تھی ۔ اچھا حکیم صاحب کیا آپ قیاس فرما سکتے ہین کہ اُسکی جیبون مین کیا ہوگا ۔

مین ۔ میرا قیاس کام نہین کرتا ۔

ہمام ۔ ہان ۔ بیشک آپ کیونکر قیاس کر سکتے ہین ۔ کوٹ کی ہر جیب ادھنّوں اور اکنّوں سے بھری تھی ۔ اسلیئے اگر اسپر تعجب کیا جائے کہ کوٹ پانی کے ساتھ کیون نہ بہہ گیا درست نہین ہے ۔ حالانکہ جسم وغیرہ کا کوئی پتہ نہ تھا ۔ گھاٹ اور عمارت کے درمیان مین نہایت عمیق کھاڑی ہے ۔ اسلیئے یہ خیال کیا جا سکتا ہے کہ جسم جو بہت بھاری ہوتا ہے گہرائی مین بیٹھ گیا ہوگا ۔ لیکن کوٹ ذرا پایاب پانی مین آکر اپنے وزن کی وجہ سے ٹھہر گیا ۔

مین ۔ لیکن سعید کے تمام کپڑے تو بالاخانہ مین لپٹے ہوئے برآمد ہوئے ۔ تو کیا اُسنے صرف ایک کوٹ ہی پہن رکھا تھا ۔

ہمام ۔ نہین ۔ نہین ۔ بلکہ تمام باتین اصلی واقعہ پر اسطرح منطبق ہو سکتی ہین کہ پہلے آپ یہ تسلیم کرلین کہ اُس لنگڑے فقیر ہیلنگن ہی نے سعید کو کھڑکی کی راہ سے دریا مین پھینکا ۔ اسکے بعد آپ خیال فرما سکتے ہین کہ سب سے پہلا اندیشہ جو اُسکے دماغ مین پیدا ہوگا وہ یہی ہوگا کہ کسی طرح اُسکے کپڑون کو الگ کرنا چاہیئے ۔ ورنہ ہمارا راز فاش کردین گی ۔ [illegible] اسنے کچھ نیچے اٹھا یا ہوگا

ہان تجھے جو کپڑا اُسکے ہاتھ مین آمادہ کوٹ ہی تھا۔لیکن پھینکنے سے پیشتر اُسکو ضرور اسکا خیال آیا ہوگا کہ کوٹ ہلکی چیز ہے۔پانی مین تیرتی رہیگی۔اسلیئے اسے کوئی تدبیر سوچنی پڑی ہوگی۔لیکن وہ وقت اطمینان کا نہین تھا کہ کوئی تدبیر اچھی طرح سوچی جائے بلکہ اُسکو بہت عجلت سے کام کرنا تھا کیونکہ کلثوم بیگم دوڑتی ہوئی زینون کے آ بھی چکی تھی اور ایک شور مچا رہی تھی۔ہینگن کو خوف پیدا ہوا ہوگا کہ کہین ایسا نہو کہ دیر کرنے مین کوئی شخص اوپر آجائے اور مین گرفتار کر لیا جاؤن۔پس اُسنے اپنی دن بھر کی کمائی اپنی جان بچانے کے لئے کوٹ کی جیبون مین بھر دی ہوگی تاکہ اُسکے وزن سے کوٹ دریا مین گرتے ہی ڈوب جائے۔وہ یقیناً دوسرے کپڑون کو بھی اسیطرح دریا مین ڈال دیتا۔ لیکن اُسکو اتنا موقعہ نہ ملا کیونکہ کلثوم جو انتہا سے زیادہ پریشان تھی معہ دارو غہ پولیس اور سپاہیون کے بالاخانہ پر جا موجود ہوئی۔اسلیئے ہینگن کو جلد سے جلد کپڑے پردے کے پیچھے چھپا دینے پڑے۔

محسن۔ہان یہ تو قرین قیاس معلوم ہوتا ہے۔

ہمام۔ہان قرین قیاس ہے اور جبتک مجھے اس سے بہتر طریق استدلال نہ مل جائیگا۔مین اس کے اپنے مسئلہ کی عقدہ کشائی کرنے کی کوشش کرونگا۔یہ تو آپ سُن چکے ہین کہ پولیس والون نے ہینگن کو گرفتار کرکے حوالات مین لیجا کر بند کردیا۔لیکن یہ سوال پیش تھا کہ آخر اسپر کونسا جرم عائد کیا جاے۔وہ مدت سے بھیک مانگ کر اپنی زندگی بسر کرتا تھا۔اسلیئے اسکی زندگی بالکل صاف تھی اس معاملہ مین مجھے چند باتین نہایت پُرپیچ معلوم ہوتی ہین۔اول یہ کہ اگر ہینگن نے سعید کو کھڑکی سے دریا مین پھینکا تو اس کو سعید سے کیا پرخاش تھی۔یا اُسنے ایسا اور کس غرض سے کیا۔دوسری بات یہ ہے کہ سعید چانڈو خانہ کے بالاخانہ پر کیا لینے گیا تھا۔اور پھر اگر گیا تو وہان اُسے کیا حادثہ پیش آیا۔اگرچہ مقدمہ بظاہر مجھے بہت آسان نظر آتا ہے۔لیکن مجھکو اپنی زندگی مین کبھی ایسے مقدمہ پر نظر کرنے موقع نہین ملا۔

جسوقت ہمام یہ واقعات بیان کر رہا تھا ہم موضع لی کے باہر دوسرے اجاڑ مواضعات سے گذر رہے تھے۔اُنسے گذر کر ہمارے سامنے ایک اور گاؤن آباد تھا جسمین چراغون کی روشنی نظر آ:

ہمام۔حکیم صاحب دیکھیے اسوقت ہم موضع لی کے حدود مین ہین اور وہ روشنی جو درختون کی آڑ سے نظر آرہی ہے محل سیدڈار کے چراغون کی روشنی ہے۔یہ باتین کرتے کرتے ہم محل سیدڈار مین اُس مکان کے پاس پہونچگئے جس کی کھڑکی مین چراغ روشن تھا۔اور جسکو ہم دور سے دیکھتے چلے آرہے تھے۔

ہمام - دیکھیے کھڑکی مین چراغ کے پاس جو عورت بیٹھی ہوئی ہے وہ سعید کی بیوی کلثوم ہے - معلوم ہوتا ہے کہ وہ بیچاری گاڑی کی کھڑکھڑاہٹ سنکر اپنے عزیز شوہر کی خیریت دریافت کرنے کے لیے کھڑکی مین پیشتر ہی سے آکر بیٹھ گئی ہے -

مین - آخر آپ یہان کیون قیام فرماتے ہین اور ایک پریشان مظلومہ کو تکلیف دیتے ہین - آپ کو چاہیے کہ اپنے مکان پر قیام کرکے مقدمہ کی تحقیقات کیجیے -

ہمام - نہین ایسا نہین ہے - ہمارے یہان قیام کرنے سے کلثوم کو کسی قسم کی تکلیف کے علاوہ انتہا درجہ کی راحت ہے کیونکہ اسکو اپنے شوہر کے متعلق ہماری وجہ سے حال معلوم ہوتا رہتا ہے - اسکے علاوہ مجھے یہ بھی امید ہے کہ یہان قیام کرکے مجھے اس معاملہ مین زیادہ کامیابی ہو سکیگی -

واقعی آج مجھے کلثوم سے ملتے ہوئے بڑی شرم معلوم ہوتی ہے - کیونکہ اسکے شوہر کے متعلق میرے پاس کوئی اچھی خبر نہین ہے -

ہم دونون آدمی اس مکان کے قریب پہونچگئے جس مین کلثوم کھڑکی پکڑے مایوس بیٹھی ہوئی تھی - جیسے ہی ہم نے گاڑی روکی ایک سائیس کا لڑکا دوڑتا ہوا آیا اور ہمارے گھوڑے کی باگ تھام لی ہم لوگ اتر پڑے اور دروازے کی طرف چلے - کلثوم ہمارے خیر مقدم کے لئے پیشتر ہی سے دروازہ پر آگئی تھی - اسوقت اس بیچاری مظلومہ کی عجیب حالت تھی - بجاے اسکے کہ اسکے حسین چہرہ پر جوانی کے خوشنما رنگ کی جھلک ہوتی معلوم ہوتا تھا کہ زعفران ملا گیا ہے وہ مجسم یاس و حسرت تھی - امید و بیم کا دھوان اسکے منہ پر چھایا ہوا تھا - گومگو کی حالت مین وہ خاموش عورت دروازہ پکڑے ہوئے کھڑی تھی - اسکا ایک نازک ہاتھ دروازے پر تھا اور دوسرا اس انداز سے لٹکا ہوا تھا گویا وہ پوچھتے پوچھتے رہ گئی - ہمام میرے آگے تھے - اور مین انکے پیچھے تھا - ابھی تک کلثوم نے صرف ہمام کو دیکھا تھا اور اسکی منتظر تھی کہ دیکھیے وہ اسکے عزیز شوہر کے متعلق کیا اچھی خبر سناتا ہے - لیکن جیون ہی اسکی نظر مجھ پر پڑی تو اسکے متوحش دماغ نے چند لمحون مین نجانے کتنے انقلابات پیدا کیے - بیشتر اسنے سوچا ہوگا کہ یہ دو آدمی کون ہین اور فورًا ہی اسے یہ خیال آیا ہوگا کہ ہمام ان معاملات مین نہایت ہی تجربہ کار آدمی ہے اور ہمیشہ کامیابی کا سہرا انکے سر رہتا ہے - پھر اسلیے اسے یقین ہوگیا ہوگا کہ ہمام اسکے پیارے سعید کو موت کی گھاٹی سے کھینچ لایا - اسپر میری رفتار اور قد و قامت نے جو سعید سے ملتی جلتی تھی اور بھی غضب کیا - اسکے امید و بیم و جذبات یکلخت ختم ہونے والی خوشی مین تبدیل ہوگئے اور ہمام کو مبارکباد دیتے ہوئے اسکے منہ سے چیخ نکل گئی - اسکا مرجھایا ہوا منہ گلاب کے پھول کی طرح شگفتہ ہوگیا - سیاہ اور بڑی بڑی آنکھین فرط محبت سے چمکنے لگین - نازک ہونٹون پر

مسکراہٹ آگئی۔ اور یکبارگی تمام انداز بدل گئے۔ لیکن ہائے آناً فاناً اس معصوم مظلومہ پر حسرت و یاس کی چھری چل گئی۔ منھ سوکھ کر چھوٹا سا رہ گیا۔ اور آنکھوں مین آنسو ڈبڈبا آئے۔ کیونکہ اسنے مجھے اچھی طرح دیکھکر معلوم کرلیا کہ ہمام کا دوسرا ساتھی سعید نہین بلکہ کوئی اور ہے۔ آخرکار اسنے نہایت ضبط سے کام لیکر ہمام سے مخاطب ہوئی۔ اور کہا کوئی اچھی خبر نہین ہے۔

ہمام۔ کوئی نہین۔

کلثوم۔ کوئی بُری خبر؟

ہمام۔ بُری تو کوئی نہین ہے۔

کلثوم۔ خیر خدا کا شکر ہے۔ جو وہ کریگا وہی ہوگا۔ اچھا آپ اندر تشریف لائین۔ آج بہت تھکے ہونگے۔ کیونکہ کام کرتے کرتے دن گذر گیا۔

کلثوم۔ ان غریب نواز کی تعریف کیجیے۔

ہمام۔ یہ ہمارے دوست حکیم واثق صاحب ہین۔ آپ کی ذات بابرکات سے مجھے ایسے معاملات مین بڑی مدد ملتی رہتی ہے۔ آپ ہمارے اوپر بہت مہربانی فرماتے ہین۔ آج خوش قسمتی سے آپ مجھے مل گئے اور یہان ہمارے ساتھ آنے کی تکلیف گوارا فرمائی۔

کلثوم۔ (میری طرف مخاطب ہوکر) خادمہ آنجناب کو دیکھکر بہت مسرور ہوئی۔ مین آپ کی تکالیف کی مشکور ہون۔ اور آپ کی خوش اخلاقی سے مجھے امید ہے کہ اگر مجھ سے آپ کی مدارات مین تقصیر ہو تو آپ میری حالت اور وقت پر غور فرماکر مجھے معذور خیال فرمائینگے۔

مین۔ میری مخدومہ۔ آپ کیسی باتین کرتی ہین۔ اول تو مین ایک غریب سپاہی ہون۔ دوسرے اگر مین بالفرض کوئی بڑا آدمی ہوتا جب بھی کیا مین ایسا بیوقوف ہون کہ مجھے انجنابہ کے وقتی حوادث کا خیال نہوتا آپ کے لئے معذرت کا کوئی موقعہ نہین اور مین آپ کا خادم ہون۔ جو کچھ میرے امکان مین ہوگا کہ مین اٹھا نہ رکھونگا۔

ہم دونون آدمی اندر داخل ہوئے اور کلثوم ہمکو ایک آراستہ کمرہ مین لیگئی۔ وہان اسنے دسترخوان پر کھانا چن رکھا تھا کھانا کھانے سے پیشتر وہ ہمام کے سامنے کھڑی ہوئی اور کہا۔

کلثوم۔ مین آپسے ایک سوال پوچھتی ہون۔ آپ مہربانی کرکے اسکا صاف صاف جواب دیدیجیے۔

ہمام۔ ہان ہان آپ ضرور دریافت فرمائین۔

کلثوم۔ آپ اسکا مطلق خیال نہ فرمائین کہ آپکے جواب سے میرے اوپر کیا اثر ہوگا۔ مین صرف یہ جاننا چاہتی ہون

کہ رائے گیا ہے۔
ہمام۔ کس بارے مین۔
کلثوم۔ آپ ذرا غور فرماکر اپنی رائے سے مجھے مطلع فرمائین کہ کیا آپ خیال فرماتے ہین کہ وہ ہنوز زندہ ہین۔
ہمام نے اس سوال کا جواب دینے مین ذرا تامل کیا۔ کلثوم نے یہ دیکھکر اس سے زیادہ تاکید کے ساتھ اپنے سوال کو دُہرایا۔ اور کہا کہ آپ مطلقاً تامل نفرمائین۔
ہمام۔ میری مخدومہ۔ مین اسکے متعلق کیا عرض کر سکتا ہون۔ دراصل میرا قیاس اسپر کچھ کام نہین کرتا۔
کلثوم۔ اچھا کیا آپ یہ خیال فرماتے ہین کہ وہ خدانخواستہ زندہ نہین ہین۔
ہمام۔ ہان میرا تو یہی خیال ہے۔
کلثوم۔ کیونکر۔ کیا وہ مقتول ہوئے؟
ہمام۔ شاید ایسا ہی ہوا ہو۔ لیکن مین کہہ نہین سکتا۔
کلثوم۔ اچھا اگر ایسا ہی ہوا تو کس روز ہوا؟
ہمام۔ دوشنبہ کے روز۔
کلثوم۔ اچھا جناب مہربانی کرکے آپ مجھے یہ سمجھادین کہ یہ خط مجھے آج کیونکر ملا۔
ہمام اپنی کرسی پرسے اُچھل پڑا۔ اور تعجب آمیز لہجہ مین بولا۔ کیا! خط؟
کلثوم کے ہاتھ مین ایک خط تھا اور ہونٹھون پر خوشی سے مُسکراہٹ آگئی تھی۔ اُسنے ہمام کے تعجب آمیز سوال مین بجائے جواب کے خط پیش کیا۔ اور کہا یہ آج ہی ملا ہے۔
ہمام۔ اچھا دیجیے مین اُسے ذرا دیکھون تو۔
کلثوم۔ لیجیے۔
ہمام نے کلثوم کے ہاتھ سے جلدی کے ساتھ خط کھینچ لیا۔ اور میز پر اسکی شکنون کو برابر کرکے لیمپ کے قریب لایا۔ ہمام غور سے خط دیکھنے لگا۔ مین بھی اپنی کرسی سے اُٹھ پڑا۔ اور ہمام کے پیچھے کھڑا ہوکر خط دیکھنے کے لیے جُھک گیا۔ لفافہ کا کاغذ بھدا تھا۔ اور اُسپر اُسی روز کی مُہر لگی ہوئی تھی۔
ہمام نے خط پڑھتے ہوئے آہستہ سے کہا کہ بڑی بھدی تحریر ہے یہ سعید کے ہاتھ کا لکھا ہوا نہین ہے۔
کلثوم۔ اچھا اگر یہ تحریر اُنکے ہاتھ کی لکھی ہوئی نہین ہے تو نہ سہی۔ لیکن جو چیز اسکے اندر بند تھی وہ تو ضرور اُنھین کی ہے۔
ہمام۔ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جس شخص نے پتہ لکھا ہے اُسکو پتہ پوچھنے کے لیے اپنی جگہ سے ہٹنا پڑا ہے۔

کلثوم۔ یہ بات آپ کیونکر کہہ سکتے ہیں۔
ہمام۔ یہ تو صاف ظاہر ہے۔ دیکھیے نام تو بالکل صاف لکھا ہوا ہے اور اسکی روشنائی بھی تیز ہے لیکن
بقیہ پتہ ہلکی روشنائی کا لکھا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ لکھنے والے کو پورا پتہ معلوم نہیں تھا۔
اسنے پیشتر نام تو لکھدیا لیکن بقیہ پتہ دریافت کرنے کے لیے اپنی جگہ سے دوسری جگہ گیا صرف نام لکھنے
کے بعد پتہ پوچھنے کے لیے ٹھہر گیا۔ اور معلوم ہوجانے کے بعد بقیہ پتہ پورا کیا۔ اسکے بعد پورے پتہ پر جاذب لگایا
اسلیے بقیہ پتہ کا رنگ جو تازہ لکھا ہوا تھا جذب ہوکر ہلکا ہوگیا۔ اور نام جو پہلے لکھا جاچکا تھا جاذب
لگانے سے اسپر کچھ اثر نہیں ہوا۔ اور اسیطرح صاف رہا۔ اچھا آئیے لفافہ دیکھا جائے جب اسکے اندر
کوئی چیز رکھی ہوئی تھی۔
کلثوم۔ جی ہاں ایک انگوٹھی تھی۔ یہ اسکی مہر لگانیکی انگوٹھی تھی۔
ہمام۔ اچھا بیگم صاحبہ کیا آپ کو اچھی طرح یقین ہے کہ یہ تحریر آپکے خاوند ہی کی لکھی ہوئی ہے۔
کلثوم۔ جی ہاں انکا ایک انداز یہ بھی ہے۔
ہمام۔ اسکے کیا معنی۔
کلثوم۔ مطلب یہ ہیکہ جب وہ خط شکست میں خط لکھتے ہیں تو انکا خط معمول سے دوسرے انداز
میں ہوجاتا ہے لیکن مجھے اچھی طرح یقین ہیکہ۔ انھیں کا لکھا ہے۔
اس خط کا مضمون یہ تھا۔ محرم راز عزیز از جان۔ مطلقاً فکر نہ کرو۔ انشاء اللہ نتیجہ مع الخیر ہے۔
مجھ سے ایک بڑی غلطی ہوئی ہے۔ جسکی تلافی کے لیے کچھ مدت درکار ہے۔ صبر و استقلال سے میری
منتظر رہو۔ سعید۔
ہمام۔ اچھا خط تو پنسل سے لکھا گیا ہے۔ یہ بات بھی ہے کہ آج ہی ڈاک سے چھوڑا گیا ہے۔ اور ایک
ایسے آدمی نے ڈاک میں چھوڑا ہے جسکا انگوٹھا میلا تھا۔ اگر میں غلطی نہیں کر رہا ہوں تو یقیناً خط چھوڑنے
والا تمباکو پینے کا عادی ہے۔ اور لفافہ گوند لگاکر چپکایا گیا ہے۔ اچھا بیگم صاحبہ تو آپ کو یقین ہے کہ
یہ آپکے شوہر ہی کی تحریر ہے۔
کلثوم۔ جی ہاں مجھے اچھی طرح یقین ہے۔ کہ یہ تحریر سوائے انکے اور کسی کی نہیں ہے۔
ہمام۔ اور یہ بھی صاف ظاہر ہے کہ خط آج ہی ڈاک میں چھوڑا گیا ہے۔ اب مسئلہ کی اہمیت کم ہوتی
نظر آتی ہے۔ حالانکہ میں یہ عرض نہیں کرسکتا کہ خطرہ بالکل جاتا رہا۔
کلثوم۔ کچھ بھی ہو۔ وہ انشاء اللہ زندہ اور بخیریت ہیں۔

ہمام ۔ ہاں یہ بری سمجھ میں بھی آتا ہے بشرطیکہ یہ کام کسی دغاباز عیار کا نہیں ہے ۔ انگوٹھی کی نسبت تو یہ خیال کیا جا سکتا ہے کہ شاید کسی نے انکے ہاتھ سے نکال لی ہو ۔

کلثوم ۔ نہیں ۔ ہرگز نہیں ۔ یہ انکی یا وہ صرف انہیں کی تحریر ہے ۔

ہمام ۔ یہاں سہی ۔ جب بھی یہ خیال ایک حد تک صحیح ہو سکتا ہے کہ ممکن ہے انھوں نے خط دو شنبہ ہی کو لکھا ہوا ۔ اور آج ڈاک میں ڈالا گیا ہو ۔

کلثوم ۔ ہاں یہ ممکن ہے ۔

ہمام ۔ اگر یہ ممکن ہے تو بہت سی باتیں ممکن ہیں جو ماقبل و مابعد وقوع پذیر ہوں ۔

کلثوم ۔ جناب آپ مجھے مایوس نہ کریں ۔ میرا دل گواہی دیتا ہے کہ میرا عزیز شوہر زندہ اور بخیریت ہے ۔ میرے دل کا تعلق انکے دل کے ساتھ ایسا معمولی نہیں ہے کہ انکے اوپر کوئی سخت مصیبت پڑے ۔ یا خدانخواستہ کوئی ایسی واردات پیش آئے تو مجھے معلوم نہ ہو جائے ۔ دیکھئے ۔ دیکھئے اس روز جب میں نے انکو دیکھا تھا مجھے فوراً معلوم ہو گیا تھا کہ انپر کوئی مصیبت ہے ۔ اور اسی لئے میں پریشان ہو کر بالاخانے پر چڑھنے کے لئے دوڑ گئی ۔ کیا آپ خیال کر سکتے ہیں کہ مجھے ایسی بات تو محض قیاس سے معلوم ہو جائے اور ایسا اہم حادثہ میرے اوپر کوئی اثر نہ کرے ۔ وہ ضرور زندہ اور بخیریت ہیں ۔

ہمام ۔ میں اسے تو معلوم نہیں کر سکتا کہ ایک عورت کے قیاسات اسقدر معتبر ہو سکیں ۔ بہر کیف اگر میں یہ مان لوں کہ وہ زندہ ہیں تو پھر اسکی کیا وجہ ہے کہ وہ آپ سے جدا ہیں وہ آپ کے پاس کیوں نہیں آتے

کلثوم ۔ اسپر میرا قیاس کام نہیں کرتا ۔

ہمام ۔ کیا دو شنبہ کو جس وقت انھوں نے آپ سے کوئی بات کہی تھی ۔

کلثوم ۔ کچھ نہیں ۔

ہمام ۔ آپ انکو بالاخانہ پر دیکھکر بہت متعجب ہوئی تھیں ۔

کلثوم ۔ بیشک مجھکو انتہا درجہ کی حیرت ہوئی ۔

ہمام ۔ کیا کھڑکی کھلی ہوئی تھی ۔

کلثوم ۔ ہاں ۔

ہمام ۔ تو انھوں نے شاید آپ کو پکارا بھی ہو ۔

کلثوم ۔ ممکن ہے ۔

ہمام ۔ میرا خیال ہے کہ انھوں نے ایک چیخ ماری ۔ لیکن کوئی خاص الفاظ انکی زبان سے مفہوم نہ ہوئے

کلثوم- ہان ایسا ہی ہوا-

ہمام- تو آپ نے یہ خیال کیا ہوگا کہ وہ مدد چاہتے ہین-

کلثوم- ہان میری بھی سمجھ مین یہی آیا- اُنھون نے اپنے ہاتھون کو حرکت دی- غالباً اُنھون نے اشارہ کیا ہوگا

ہمام- لیکن ممکن ہے کہ اُنھون نے استمداد کے لیئے جنبش نہ دی ہو بلکہ تعجب سے- کیونکہ آپ کا ادھر سے جا نکلنا معمول کے خلاف تھا- اور شاید اسی وجہ سے اُنھون نے بے ساختہ ہاتھ اُٹھا دیئے ہون- جسکو آپ نے یہ تصور کر لیا ہو کہ اُنھون نے اشارہ کیا-

کلثوم- یہ بھی ممکن ہے-

ہمام- اور آپ نے خیال کیا تھا کہ اُنکو کسی نے پیچھے سے کھینچ لیا-

کلثوم- ہان مجھے یہی معلوم ہوا کیونکہ وہ بہت جلد غائب ہو گئے-

ہمام- ممکن ہے کہ وہ پیچھے کی طرف جلدی سے کود پڑے ہون- آپنے اور کسی کو تو کمرہ مین نہین دیکھا تھا-

کلثوم- اور کوئی بھی وہان نہین تھا- ہان یہ لنگڑا فقیر ہینگن اسکا مقر ہے کہ مین یہان موجود تھا- اسکے علاوہ بدمعاش لینچر نیچے زینون کے پاس کھڑا تھا جسنے مجھے اوپر چڑھنے سے روکا تھا-

ہمام- بالکل ٹھیک- اچھا جہانتک آپکو یاد ہے آپکا شوہر اپنا صرف کوٹ پہنے ہوئے تھا-

کلثوم- جی ہان لیکن اُنکے کوٹ مین کالر یا نکٹائی کچھ نہین تھی- اور مجھکو اچھی طرح یاد ہے کہ مین نے اُنکا کھلا ہوا گلا دیکھا تھا-

ہمام- کیا اُنھون نے آپسے کبھی چانڈو خانہ کے متعلق گفتگو کی تھی-

کلثوم- کبھی نہین-

ہمام- اُنکی حرکات سکنات سے یہ تو نہین معلوم ہوتا تھا کہ اُنکو افیون نوشی کا شوق ہے-

کلثوم- نہین نہین اُنکو افیون کی لت کبھی نہین تھی-

ہمام- اچھا بیگم صاحبہ مین آپکا بہت مشکور ہون کہ آپ تکلیف کرکے اتنی دیر تک میرے سوالات کے جوابات دیتی رہین- مجھے انکے معلوم ہونے کی اشد ضرورت تھی- اب ہم کچھ کھانا پکائینگے- اُسکے بعد سو رہنے کا ارادہ ہے- کیونکہ کل ہمین بہت کچھ کرنا ہے-

سعید کی بیوی نے ہم دونون شخصون کے لیئے ایک علیحدہ کمرے مین دو بستر تیار کرا دیئے تھے- مین چونکہ زیادہ جاگتے رہنے کا عادی نہین ہون- اسلیئے کمرے مین پہونچتے ہی اپنے بستر پر لیٹ گیا- اور چادر اوڑھ لی- لیکن ہمام ہمیشہ سے اسکا عادی تھا کہ جب اسکو کوئی اہم مسئلہ حل کرنا ہوتا تھا- تو وہ کئی کئی دن اور کئی کئی راتین

مجھے جاگ کر گزار دیتا تھا۔ اسلئے ہمارے وہ لیٹ رہنے کے بعد بہ نہایت اطمینان سے بیٹھکر سوچتا رہا۔ اُسکے بعد کمرہ کے تمام گدے اور تکیے ایک جگہ جمع کیئے اور بہت موٹا بستر لگایا۔ مین نے یہ انتظامات دیکھکر سمجھ لیا کہ ہام آج رات بھر جاگنے کی فکر کر رہے ہین چنانچہ وہ نہایت آرام سے اُسپر پیر پر پیر رکھکر بیٹھ گئے اس سے پیشتر اپنے پاس ایک دیا سلائی کی ڈبیہ اور چرٹ والا آدھ سیر تمباکو رکھ لیا تھا۔ پس اُنھون نے پینا شروع کیا جبتک ہم جاگتے رہے چرٹ اُسکے مُنھ مین دبا ہوا پایا۔ اسکے بعد بھی وہ پیتے رہے۔ لیکن مین سوگیا۔ اور آرام سے رات بھر سوتا رہا۔ جب بالکل صبح ہونے لگی تو میری آنکھ کھلی اور مین نے تمام کمرہ مین چرٹ کا دھوان چھایا ہوا دیکھا۔ ہمام کے منھ مین ابتک اسی طرح چرٹ دبا ہوا تھا اور نہایت غور سے ایک طرف دیکھ رہے تھے۔ معلوم ہوتا تھا کہ کسی اہم مسئلہ کی اپنی عادت کے موافق عقدہ کشائی کر رہے ہین۔ مجھے جاگتا ہوا پا کر ہمام نے کہا صباح مع الخیر حکیم صاحب جاگ پڑے۔

مین جی ہان جناب۔

ہمام۔ کہیئے چلنے کا ارادہ ہے۔

مین۔ ضرور۔

ہمام۔ تو پھر اُٹھیئے ابھی گھر مین کوئی جاگا نہین ہے۔ لیکن مجھے اصطبل کے سائیس کا کمرہ معلوم ہے۔ آپ اپنے کپڑے پہنیئے۔ مین کپڑے پہننے لگا۔ اُسوقت سوا چار بجے کا وقت تھا اور در اصل کوئی شخص گھر مین سے سوکر نہین اُٹھا تھا جھٹ چالاک ہمام اُٹھا اور باہر چلا گیا۔ مجھے معلوم ہوا کہ وہ سائیس کو جگانے گیا ہے۔ ابھی مین اپنے کپڑے بھی نہین پہن چکا تھا کہ ہمام واپس آیا۔ اسوقت اسکے چہرہ پر بہ نسبت روز گذشتہ کے کہین زیادہ رونق تھی۔ آنکھین چمک رہی تھین۔ اور جسم مین فرط مسرت سے چستی کا اندازہ ہوتا تھا۔ اُسنے ہماری طرف مخاطب ہوکر کہا۔

ہمام۔ حکیم صاحب اسمین شک نہین کہ آپ اسوقت لندن کے بیوقوف ترین شخص کے سامنے کھڑے ہوئے ہین لیکن مین اتنا ضرور کہونگا مجھے اس اہم مسئلہ کی کنجی مل گئی ہے۔ مین نے مسکرا کر کہا کہ حضرت وہ کنجی مل گئی ہے۔

مین نے مسکرا کر کہا کہ حضرت وہ کنجی ذرا مجھے بھی دکھائیے۔

ہمام نے میری طرف دیکھا چونکہ مین ہنس رہا تھا۔ اسلیئے اُسنے کہا کہ شاید آپ اسکو مذاق سمجھ رہے ہین

ہمام — مین مذاق نہین کرتا۔ مین یہ کنجی ابھی غسل خانہ سے لایا ہون۔ اور نہایت احتیاط کے ساتھ مین نے اسکو اپنے لیدر بکس مین بند کرکے رکھ لیا۔ گاڑی تیار تھی۔ ہمام نے سائیس کی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ لڑکے تیار ہوئے دیکھو ابھی مین چلکر دیکھتا ہون کہ میری اس کنجی سے اس صندوق کا قفل کھلتا ہے یا نہین۔

ہم دونوں آدمی زینے سے بہت جلد اُترے۔ سڑک پر ہماری گاڑی تیار کھڑی تھی۔ اور سائیس بھی موجود تھا۔ ہم دونوں آدمی سوار ہوئے اور گاڑی چل دی۔ ابھی سویرا ہی تھا اور سڑک پر سوائے چند بیل گاڑیوں کے جسپر ترکاری لدی ہوئی تھی۔ بالکل صاف تھی۔ اور ہم لندن کی طرف بڑی تیزی سے چلے جارہے تھے۔ ہمام نے گھوڑے کو سرپٹ بھگایا۔ اور ہماری طرف مخاطب ہوکر کہا کہ اس مسئلہ میں عجیب عقدے پیش آئیں۔ یہ تو بالکل صاف تھا۔ لیکن میں تسلیم کرتا ہوں کہ میں بالکل اندھا تھا کہ ایسی معمولی بات پر نظر نہ گئی۔ خیر اب سہی۔

ہماری گاڑی لندن کے قریب پہونچ گئی۔ ابھی زیادہ دن نہیں چڑھا تھا۔ لوگ سوسو کر اُٹھے تھے۔ ہمام نے پولیس اسٹیشن کیطرف گاڑی بڑھائی۔ اور وہاں پہونچکر گاڑی روکدی۔ دو کانسٹبل دروازہ پر موجود تھے۔ انھوں نے ہمام کو پہچانا اور سلام کیا۔ ایک سپاہی نے ہمارے گھوڑے کی لگام پکڑلی اور دوسرا سپاہی ہمکو تھانے کے اندر لیگیا۔ ہمام نے پوچھا کہ اسوقت کون ڈیوٹی پر ہے۔ سپاہی نے جواب دیا کہ اسوقت داروغہ بادل ڈیوٹی پر ہیں۔ داروغہ صاحب اطلاع پاکر فوراً برآمد ہوئے۔

ہمام۔ اخاہ۔ داروغہ صاحب مزاج تو اچھے ہیں۔ میں نے آپ کو بڑی تکلیف دی۔ کیا میں آپ سے کچھ پوچھ سکتا ہوں۔

بادل ۔۔ ہاں ہاں جناب نہایت خوشی سے ارشاد فرمائیں۔ آئیے میرے کمرے میں تشریف لائیے۔

داروغہ صاحب کا کمرہ کیا ایک چھوٹا سا دفتر تھا جہاں پولیس کے کاغذات رکھے ہوئے تھے۔ داروغہ بادل ایک اسٹول پر بیٹھ گئے اور کہا کہ۔

بادل۔ جناب میں جو خدمت کرنیکے لائق ہوں مجھ سے خوشی سے لی جائے۔

ہمام۔ میں ہینگن نامی فقیر سے ملنا چاہتا ہوں جو سعید کی گمشدگی کے بارے میں مجرم قرار دیا گیا ہے۔

بادل ۔ جی ہاں وہ یہاں حوالات میں موجود ہے۔ ابھی اور تفتیش کرنی ہے۔

ہمام۔ یہی میں نے بھی سنا ہے۔ تو وہ یہاں موجود ہے۔

بادل ۔ جی ہاں حوالات میں بند ہے۔

ہمام۔ اچھا وہ خاموشی سے رہتا ہے آپ کو کوئی تکلیف تو نہیں دیتا۔

بادل ۔۔ نہیں نہیں وہ کوئی تکلیف تو نہیں دیتا۔ لیکن وہ نہایت میلا آدمی ہے۔

ہمام۔ کیا بہت غلیظ۔

بادل ۔۔ اتنا غلیظ آدمی ہے کہ ہم لوگ بمشکل تمام اسکو صرف ہاتھ دھونے پر مجبور کرسکے ہیں لیکن

اسکا چہرہ بالکل سیاہ ہے۔ منہ دھونے پر اُسنے بالکل انکار کر دیا ہے جب اسکے مقدمہ کا فیصلہ ہو جائیگا اور وہ جیلخانہ بھیجدیا جائیگا تو اسکو جیلخانہ کے قاعدہ کے موافق روزمرہ غسل کرنا پڑیگا جسوقت آپ اسے دیکھینگے اُسوقت آپ کو معلوم ہو جائیگا کہ مین کہانتک صحیح کہہ رہا ہون۔

ہمام۔ اُسکو دیکھنے کا مجھے بڑا شوق ہے۔

بادل۔ اچھا آپ اسکو دیکھنا چاہتے ہین بہتر ہے آئیے۔ آپ اپنا لیدر بکس چاہے اسی جگہ رہنے دیجیے

ہمام۔ بہتر ہے۔ لیدر بکس ساتھ رکھنے کی اشد ضرورت ہو۔

بادل۔ ہان ہان آپ اپنا بکس اپنے ہمراہ رکھیے۔ آپ میرے ساتھ تشریف لائیے۔

داروغہ بادل ہم دونون کو حوالات کی کوٹھری کی طرف ہیلنگن کو دکھانے کے لیے لیگئے۔ اور اشارہ سے بتا دیا۔

ہیلنگن اسوقت بڑے مزہ مین پڑا سو رہا تھا۔ ہمام جو اسکے دیکھنے کا بڑا مشتاق تھا اُسکو جھانک کر دیکھنے لگا۔ اسوقت اُس بندے کا مُنہ ہماری طرف تھا۔ جیسا کچھ داروغہ بادل نے بتایا تھا اُس سے زیادہ ثابت ہوا۔ معلوم ہوتا تھا کہ اُسکے مُنہ پر سیاہی لیسی گئی ہے۔ ایک زخم چہرہ پر آرپار نمایان تھا۔ اور اسکے اثر سے ہونٹ کا ایک حصہ اوپر کی طرف چڑھ گیا تھا۔ جس سے تین دانت باہر کی طرف نکلے ہوئے تھے۔ اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ کسی پر دانت نکال رہا ہے۔ تمام بدصورتی کے سامان مہیا تھے۔ اور وہ گہری نیند سو رہا تھا۔

بادل۔ دیکھیے کیسی حسین صورت ہو۔

ہمام۔ ماشاء اللہ۔ اسکو غسل کی اشد ضرورت ہو مجھے خیال ہوا تھا کہ شاید اسکو غسل کی ضرورت پڑے۔ لیکن اُسکو دیکھکر مجھے معلوم ہو گیا کہ میرا خیال نہایت درست تھا۔ اور اپنے خیال کے بموجب مین اسکا سامان بھی لایا ہون۔

یہ کہکر ہمام نے اپنا لیدر بکس کھولا۔ اور میری طرف دیکھکر ہنستے ہوئے ایک بڑا بھاری اسپنج نکالا اور مجھ سے کہا کہ حکیم صاحب آپنے کبھی دیکھی ہی۔

بادل۔ ماشاء اللہ آپ بڑے ظریف الطبع شخص ہین۔

ہمام۔ مین آپ کا نہایت مشکور ہونگا۔ اگر آپ مہربانی کرکے اسکی کوٹھری کھولدینگے۔ دیکھیے مین آپکے سامنے ایک معزز شکل پیش کیے دیتا ہون۔

بادل۔ ہان ہان جناب لیجیے۔ مین ابھی کھولے دیتا ہون۔

داروغہ بادل نے دفتر سے کنجیاں منگائیں۔ اور کوٹھری کے قفل میں لگا کر دروازہ کھول دیا۔ ہم دونوں آدمی نہایت آہستگی سے حوالات کی کوٹھری میں داخل ہوئے۔ ہمام نے ایک گھڑے میں اسپنج بھگو دیا۔ ہینگن اسوقت گہری نیند میں سو رہا تھا۔ اُسکو یہ تمام کارروائیاں کچھ نہ معلوم ہو سکیں اتنے میں اُسنے سوتے ہی میں کروٹ لی۔ لیکن پھر دوبارہ اپنی اصلی حالت میں سو گیا۔ ہمام نے وہی بھیگا ہوا اسپنج دو مرتبہ زور سے اُسکے تمام چہرہ پر ملا اور دھو دیا۔ اور بادل سے تعجب انگیز لہجہ میں چلا کر کہا کہ آئیے داروغہ صاحب میں آپ کا تعارف جناب سعید صاحب سے کرا دوں۔

اتنی زندگی میں میری نظر سے ایسا واقعہ کبھی نہیں گذرا۔ ہینگن گداگر کے بجائے وہاں سعید صاحب جلوہ فرما تھے۔ وہ بدصورتی جسکی وجہ سے خواہ مخواہ طبیعت متعفن ہوتی تھی۔ وہ زخم جس سے تمام چہرہ آر پار لال لال گوشت رکھا ہوا تھا اور تین دانت دکھائی دیتے تھے۔ وہ گندے بال جو اُس فقیر کی عجیب ہیئت بنا دیتے تھے اسپنج کے رگڑتے ہی یہ تمام خرابیاں جاتی رہیں۔ اور اچھا خاصہ رنگ نکل آیا۔ چونکہ ابھی نیند کا اثر باقی تھا۔ اسلئے تھوڑی دیر تک متوحش حالت میں سرنگوں بیٹھا رہا۔ چہرہ سے شرم کے آثار نمایاں تھے۔ جب نیند کا اثر جاتا رہا اور اُسکو اصل واقعات کا احساس ہوا۔ تو سعید جو چند منٹ پیشتر ہینگن تھا زار زار رونے لگا اور اپنا منہ تکیہ پر رکھ لیا۔

بادل۔ اللہ اکبر تمام عمر میں ایسا کرشمہ دیکھنے میں نہیں آیا۔ یہ تو وہی گم شدہ آدمی ہے۔ میرے پاس اسکا فوٹو پیشتر سے رکھا ہوا ہے۔ اور میں اسکے پہچاننے میں غلطی نہیں کر سکتا۔

سعید۔ خیر کچھ بھی ہو۔ مجھے یہ بتا دیا جائے کہ میں حراست میں کیوں رکھا گیا ہوں۔

بادل۔ تم نے سعید کو غائب کر دیا ہے اسلئے تمکو حوالات میں رکھا گیا ہے۔ مجھے پولیس کی ملازمت میں ۲۰ سال ہوئے ہیں لیکن ایسا شخص میں نے آجتک نہیں دیکھا۔

سعید۔ اگر یہ تسلیم کر لیا گیا ہے کہ میں ہی سعید ہوں تو بھی مجھے کس بنا پر قید کر لیا گیا ہے۔ ایسی حالت میں صاف ظاہر ہے کہ میں نے کوئی جرم نہیں کیا۔ اسلئے میں قانونی ضابطہ کے خلاف قید کیا گیا ہوں۔

ہمام۔ اسمیں شک نہیں کہ تمنے کوئی جرم نہیں کیا لیکن تم نے بہت بڑی غلطی کی ہے۔ سعید تم نے اچھا نہیں کیا۔ کم از کم تمھیں یہ چاہیئے تھا کہ اُس بے خطا عزیز بیوی پر اعتماد کرتے اور اُسکو اتنے دن تک پریشان نہ کرتے۔

سعید۔ مجھے بیوی کا تو خیال ہی نہیں ہے۔ مجھے اپنے بچوں کا خیال تھا۔ میں یہ نہیں چاہتا کہ اُنکو اپنے باپ کی بدولت شرم اُٹھانی پڑی۔ اے مرے اللہ اب میں کیا کروں گا۔ میں نے اپنے اور اپنے خاندان کے نام پر دھبہ

لگا دیا۔

ہمام کو سعید کی افسوسناک حالت پر رحم آیا۔ اور وہ اُسکے پاس جا بیٹھا اور کہا کہ سعید اب افسوس کرنے اور رونے کا وقت نہین ہے بلکہ سوچ سمجھکر کوئی سبیل نکالنا چاہیئے۔ دیکھا گر تمھارا مقدمہ آگے بڑھایا گیا اور عدالت تک پہونچا تو یہ کسی طرح ممکن نہین ہے کہ تمھارے راز پوشیدہ رہ سکین بلکہ عام طور پر ظاہر ہوجائینگے۔ ہان اگر تم پولیس کو اس امر کا اطمینان دلادو کہ پھر آئندہ کبھی اسکو تمھارے لئے تکلیف نہ اُٹھانا پڑیگی تو بلاشک تمھارے معاملات پردۂ راز مین رہ سکتے ہین۔ مجھے داروغہ صاحب سے امید ہے کہ وہ تمھارا مقدمہ دبا دینگے۔

سعید۔ خدا آپ کو جزائے خیر دے سبھے ان معاملات کے افشا سے اسقدر شرم دامنگیر ہوتی ہے کہ مین نے یہ تہیہ کر لیا تھا کہ چاہے میری بقیہ عمر حوالات یا جیلخانہ ہی مین گذرے۔ لیکن مین اپنا راز ہرگز فاش نکرونگا افسوس مین نے اپنے خاندان کے نام پر دھبہ لگایا۔ ابتک مین نے چاہے جو کچھ بھی کیا ہو۔ لیکن کسی نے میری بات نہین پائی۔ کوئی شخص جس نے میری کیفیت سنی ہو وہ آپ ہین۔

میرے باپ ایک اسکول مین مدرس تھے اور نہایت شریفانہ زندگی بسر کرتے تھے۔ اُنھین کے سایہ عاطفت مین مین نے نہایت معقول طریقہ پر تعلیم پائی۔ جسوقت میرا شباب کا زمانہ تھا مجھے سیر و سفر کی سوجھی اور خوب سیاحت کی۔ اسکے بعد مجھے ڈرامے وغیرہ کا شوق پیدا ہوا۔ اور مین نے اسمین اتنی مشق پیدا کی کہ مین بہترین ایکٹرون مین شمار کیا جاتا تھا۔ لیکن اسمین مجھے زیادہ دلچسپی نہ ہوئی۔ اور مین لندن مین ایک اخبار کا نامہ نگار ہوگیا۔ ایک مرتبہ میرے مالک نے اپنی خواہش ظاہر کی کہ اگر گداگری کے عنوان پر ایک مستقل مضمون کی اشاعت کی جائے تو نہایت قدر کی نگاہون سے دیکھا جائے اُسنے کنایتاً میری امداد کی خواہش بھی کی۔ مین نے اسکا بیڑا اُٹھایا اور وعدہ کر لیا کہ ہان مضامین مین بہم پہونچا سکتا ہون لیکن چونکہ اسکے متعلق مجھے بہت واقفیت نہین تھی۔ اسلئے مین نے سوچا کہ اگر کچھ روز اس فرقہ مین داخل ہوکر گداگری کی جائے تو یقیناً معلومات مین بہت بڑا اضافہ ہوا اور تجربہ کی حیثیت سے بھی اس کے ہر پہلو پر نظر پہونچ جائے۔ چونکہ مین عرصہ تک ایکٹر رہ چکا تھا۔ اس لئے مجھے بھیس بدلنے مین بھی ید طولےٰ تھا۔ بس مین نے گداگری اختیار کرنے کے متعلق عزم بالجزم کرکے اپنی صورت تبدیل کرنا چاہی۔ مین نے اپنا چہرہ رنگ لیا۔ اور جسمین ایک کریہہ المنظر زخم ظاہر کیا۔ رنگے ہوئے بال سر پر لگائے اور ایک قسم کے پلستر کی مدد سے مین نے اپنا ایک ہونٹ اوپر کی جانب چڑھالیا۔ اور فقیرانہ کپڑے پہن لیئے۔ ایک میلی کچیلی چمڑے کی ٹوپی سر پر پہن لی۔ اب صورت تبدیل ہوجانے

علاوہ میری حالت نہایت رحم کے قابل بنی رہتی میں نے شہر کا وہ حصہ انتخاب کیا جہاں زیادہ آمد و رفت رہتی ہے - اور وہیں پر ایک گوشہ میں اپنی ٹوپی پھیلا کر بیٹھ گیا لیکن پولیس کی گرفت سے بچنے کے لئے میں نے کچھ دیا سلائیاں خرید کر بظاہر حال فروخت کرنے کی غرض سے سامنے رکھ لیں اب ہر گذرنے والا میری حالت پر رحم کر کے مجھے کچھ نہ کچھ ضرور دے دیتا تھا - شام کو جب میں پانچ گھنٹے کی محنت کے بعد اٹھا تو مجھے معلوم ہوا کہ میری ٹوپی میں کچھ نہ کچھ چوبیس پچیس روپیہ جمع ہو گئے تھے - ایک تھوڑے عرصہ تک میں یہی کرتا رہا - اسکے موجب مجھے واقفیت ہو گئی - تو میں نے یہ سب چھوڑ دیا - اور اپنا اخبار شائع کرنے لگا - ایک مرتبہ مجھے ایسا اتفاق ہوا کہ مجھے ایک دوست کی ضمانت کرنی پڑی اور اس کے خلاف میرے اوپر چار سو روپیہ کی ڈگری ہو گئی اس وقت میں باولا سا ہو گیا - اور نہایت پریشان تھا کہ اس روپیہ کی ادائگی کی کیا صورت ہو سکتی ہے - میں نے اس قرض خواہ سے دو ہفتہ کی مہلت مانگی اور چھاپہ خانہ سے بھی دو ہفتہ کی رخصت لے لی - اور اسی گداگر کی صورت میں دیا سلائیاں لیکر بیٹھ گیا اور اسی عرصہ میں میں نے کل قرض ادا کر دیا - اب آپ خود خیال فرما سکتے ہیں کہ ایسی حالت میں مجھے میری نوکری کس قدر بری معلوم ہوتی تھی جس میں ایک ہفتہ میں چوبیس پچیس روپیہ کما سکتا تھا - برخلاف اس کے گداگری میں میری روزانہ آمدنی کا اوسط کم از کم اتنا ہی تھا - پھر اس میں مجھے کوئی زیادہ محنت بھی کرنا پڑتی تھی صرف حلیہ بدل لیتا تھا - یہ بات البتہ تھی کہ مجھے بعض اوقات اس پیشہ سے حیا معلوم ہوتی تھی تھوڑے عرصہ تک تو مجھے عزت نفس کا خیال برابر رہا لیکن اسکے بعد حرص اسپر غالب آگئی اور میں نے نہایت آزادی سے اپنا مستقل پیشہ گداگری بنا لیا - اگر کوئی شخص اس واقعہ سے باخبر تھا تو صرف وہ منیجر تھا - اور اسپر مجھے کامل اعتماد تھا - میں نے اس چانڈو خانہ میں ایک کمرہ کرایہ پر لے رکھا تھا صبح کو اپنا اصلی لباس اتار کر فقیرانہ گدڑے چیتھڑے پہنکر اپنے بھیک مانگنے کے مقام پر آ کر بیٹھ جاتا تھا - اور شام کو اپنی ٹوپی تانبے اور چاندی کے سکوں سے بھر کر اسی بھٹی پر واپس جاتا تھا اور اپنے عمدہ کپڑے پہنکر شریف آدمی کی صورت میں بازاروں میں گھومتا تھا - میں اس منیجر کو اس رازداری کے عوض میں کرایہ کے علاوہ ایک اچھی رقم دیتا تھا - اور اسپر مجھے کافی اعتماد تھا -

مجھے بہت جلد اسکا احساس ہوا کہ میرے پاس کافی رقم جمع ہو رہی ہے - میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ میری ہی طرح لندن کے اور گداگروں کی بھی اسیقدر آمدنی ہوتی ہوگی - لیکن چونکہ میں اس فن میں مشاق ہو چکا تھا - اسلئے میں چالیس پچاس روپیہ روزانہ پیدا کر لیتا تھا تمام دن میرے اوپر تانبے اور چاندی کے سکوں کی بارش ہوتی تھی -

جیوں جیوں میں امیر ہوتا گیا میری خوشحالی میں بھی برابر اضافہ ہوتا رہا۔ یہاں تک کہ میں نے دیہات میں ایک عمدہ قطعہ زمین خرید کر اس پر مکان تعمیر کرا لیا۔ اور [illegible] ایک سوداگر کی لڑکی سے عقد کر لیا۔ میرے اصلی پیشہ کا کسی کو علم نہیں تھا۔ میری خوبصورت بیوی یہ سمجھتی تھی کہ میرا تعلق کسی سوداگری کمپنی سے ہے۔ لیکن اسکو یہ ٹھیک ٹھیک نہیں معلوم تھا کہ میں کیا کرتا ہوں۔

گزشتہ دوشنبہ کو میں دن بھر بھیک مانگنے کے بعد اسی چانڈو خانہ کو واپس گیا۔ میری ٹوپی سکوں سے بھری ہوئی تھی جنکو میں نے اپنی جیب میں بھر لیا۔ بھٹی کے بالاخانہ پر جہاں میں نے کرایہ کا کمرہ لے رکھا ہے کھڑکی کھولے ہوئے میں باہر کی طرف دیکھ رہا تھا۔ اسوقت میں نے اپنا بھیس بدل ڈالا تھا۔ اور اصلی کپڑے پہن لئے تھے۔ کھڑکی سے باہر دیکھتے وقت میری نگاہ جسوقت سڑک پر گئی تو میں انتہا سے زیادہ متعجب ہو گیا۔ کیونکہ اسوقت خلاف معمول میں نے اپنی بیوی کو سڑک پر دیکھا وہ اچھی طرح مجھے دیکھ چکی تھی اسلئے مجھے یہ خوف پیدا ہوا کہ وہ یہاں میرے کمرہ میں [illegible] نہ آ جائے اور اسکا نہ جانے کیا نتیجہ ہو۔ اسلئے مجھ سے ضبط نہ ہو سکا۔ اور میں نے ایک چیخ ماری۔ اور ساتھ ہی ساتھ اپنا ہاتھ اپنا منہ چھپانے کے لئے اونچا کر لیا۔ میری بیوی نے میری چیخ سنکر یہ خیال کیا کہ میں کسی مصیبت میں مبتلا ہوں۔ اور میرے ہاتھ کی حرکت دیکھکر اسکو یہ گمان ہوا کہ میں اسے اشارہ سے بلا رہا ہوں۔ اسلئے میں سمجھ گیا کہ وہ ضرور یہاں [illegible] بھی آ دیگی۔ اسلئے میں فوراً گھبرایا ہوا نیچے آیا۔ اور اسی [illegible] منیجر سے کہا کہ خبردار کسی کو اوپر نہ آنے دیجئے۔ چنانچہ جسوقت میری عزیز [illegible] گھبرائی ہوئی [illegible] کے پاس آئی تو منیجر نے اس بیچاری کو ایک ڈانٹ بتائی۔

منیجر کو اطلاع کرنے کے بعد میں اپنے کمرہ میں واپس آیا۔ [illegible] لباس بدلکر پھر فقیرانہ چیتھڑے پہن لئے۔ اب مجھے یہ خیال پیدا ہوا کہ میرے کپڑے ہی میرا راز فاش کر دینگے۔ اسلئے میں نے اپنا کوٹ اٹھایا اسکو دریا میں ڈال دوں۔ لیکن یہ خیال [illegible] ہلکا ہونے کی وجہ سے [illegible] اسکی جیبوں میں بھر کر کوٹ کو دریا میں ڈال دیا [illegible] اور وہ کوٹ ڈوب گیا۔ کوٹ پھینکتے وقت میں نے جلدی میں کھڑکی کھولی۔ اور میرا زخم [illegible] ناخون کے پاس تھا تازہ ہو گیا۔ اور اس سے دو چار قطرے خون بہہ نکلا۔ [illegible] یہی خون تھا جو کھڑکی پر [illegible] آپ [illegible] اور میرے کپڑے بھی اسی طرح دریا میں ڈال دیتا اگر میری بیوی پولیس [illegible] داخل [illegible] جسوقت پولیس والے داخل ہوئے تو میں بجائے [illegible] کے ایک بھکاری [illegible] تھا۔ [illegible] بعد تفتیش محض شک پر مجھے گرفتار کر کے حوالات میں بند کر دیا۔

جہانتک مجھے معلوم ہوتا ہے مین نے اپنا پورا حال لفظ بلفظ آپ کے سامنے عرض کر دیا۔ مین نے یہ ٹھان لیا تھا کہ جہانتک ممکن ہو سکیگا مین اپنا راز پوشیدہ رکھونگا۔

مجھے جسوقت اپنی بیوی کا خیال آیا تو مجھے بڑی تشویش ہوئی کہ وہ بیچاری بہت پریشان ہوئی۔ بس مین نے جھٹ اپنی انگوٹھی نکالی۔ اور دو چار حرف تسلی بخش لکھکر منیجر کو آنکھ بچا کر دیدیا کہ وہ کلثوم کے پاس بذریعہ ڈاک بھیجدے۔

ہمام ۔ لیکن سعید تمہارا لکھا ہوا خط کل پہونچا ہے۔

سعید ۔ ہائے ہائے میری بیوی پر ایک ہفتہ کیا گذری ہوگی۔

بادل ۔ منیجر پولیس کی نگرانی مین تھا۔ اسکو اتنا موقع کیونکر مل سکا ہوگا کہ وہ کوئی خط ڈاک مین چھوڑے۔ جہانتک میرا خیال ہے غالباً اسنے یہ خط کسی گاہک کو دیدیا ہوگا۔ اور اسنے ڈال رکھا۔ اس لیے یہ خط کل پہونچا۔

ہمام ۔ بیشک داروغہ صاحب آپ کی بات بالکل قرین قیاس ہے اور یہی بات ہوئی ہوگی۔ لیکن سعید کیا تم پر کبھی گداگری کی علت مین جرمانہ نہین ہوا۔

سعید ۔ کیون نہین بارہا ایسا ہوا۔ لیکن مجھے جرمانہ کی کیا پروا تھی۔

بادل سنگھ ۔ لیکن اب آپ کو اس پیشہ سے توبہ کرنا چاہیے۔ اگر آپ چاہتے ہین کہ پولیس آپ کے معاملہ کو دبا دے تو ضرور اب کوئی ہیلنگن نامی فقیر سڑکون پر مانگتا ہوا نہ پایا جائے۔

سعید ۔ بیشک مین نے توبہ کرلی ہے اور مین قسم کھاتا ہون کہ اب انشاء اللہ یہ ذلیل حرکت مجھ سے کبھی نہ سرزد ہوگی۔

بادل ۔ خیر ایسی صورت مین یہ ممکن ہے کہ آپ کے معاملات اور راز بالکل پوشیدہ رہ سکین۔ لیکن اگر اب ایسا ہوا تو آپ کے تمام راز طشت از بام کر دیئے جائینگے۔ ہمام صاحب مجھے آرزو ہے کہ کاش مین بھی جان سکتا کہ آپ اس نتیجہ پر کیونکر پہونچے ہین۔

ہمام ۔ جناب مین اس نتیجہ پر رات بھر جاگ کر پانچ گدون پر بیٹھکر اور آدھ سیر تمباکو پیکر پہونچا ہون۔ اچھا حکیم صاحب مین خیال کرتا ہون کہ گھر پہونچکر مین اچھا ناشتہ تیار مل سکیگا۔ فقط

مترجمہ حقیر عبد الرب اشیر متوطن اگاسٹر کرسی ضلع بارہ بنکی

قابل دید کتابیں



جرجی زیدان ایڈیٹر "الہلال" مصر کے ایک معرکۃ الآرا ناول کا ترجمہ سید ظہور احمد ندوی کے قلم سے بہت ہی دلچسپ قصہ ہے۔ زبان قابل قدر اور انداز بیان دلفریب اس ناول میں صدہا تاریخی واقعات کو روشنی میں لایا گیا ہے۔ مصر کے عیسائیوں اور مسلمانوں کے تعلقات رسم و رواج اور سیاسی حالات پر بھی روشنی پڑتی ہے۔ حسن کی کشش اور جذبات محبت کے ہوبہو فوٹو کھینچے گئے ہیں۔ قیمت رعایتی عہ

عبدالرحمن ناصر

خلیفہ عبدالرحمن ناصر کے زمانہ کے واقعات اسکا طرز حکمرانی۔ اس زمانہ کے علماء کا رویہ ارکان سلطنت کے سیاسی جوڑ توڑ۔ خلیفہ کی منظور نظر زہرا کے حالات۔ زہرا کے عاشق صادق سعید کی سعی لاحاصل اور اسکا خاتمہ۔ عابدہ نامی ایک تعلیم یافتہ خاتون کا کمال۔ سعید اور عابدہ کے کیرکٹر اس کتاب کی جان ہیں۔ ان دونوں کی مزے دار کہانی بہت دلچسپ ہے۔ یہ کتاب بھی جرجی زیدان ایڈیٹر "الہلال" کی اسی نام کتاب کا ترجمہ ہے سید ظہور احمد ندوی نے بڑی خوبی سے اسکا ترجمہ کیا ہے۔ قیمت رعایتی عہ

سیلاب خون

غدر ۱۸۵۷ء کی ہولناک داستان داستان۔ کمپنی اور اہل ہند کی کشمکش ارکان کمپنی کے جدید قوانین جنمیں سے بعض ہندوستانیوں کے جذبات کے مخالف تھے۔ اور جسکے باعث ہندوستانی فوج میں ہیجان پیدا ہو گیا۔ میکیر نامی فرانسیسی عیار کا انگریز بنکر انگریزی فوج میں داخل ہونا اور موقع پاکر انگریزوں سے برسر جنگ ہونا۔ دیگر ہندوستانی رؤسا کا ملک کی حمایت میں لڑنا۔ باقر خان سردار کا خفیہ انسپکٹری پر تقرر اور اسکی حیرت انگیز عیاریاں میکیر کی چالبازیاں خفیہ اور باغیوں کے جوڑ توڑ۔ فتح و شکست کے عجیب و غریب کارنامے۔ مسٹر گارڈن کی لڑکی ہیلنا اور میکیر کے عشق کی داستان۔ ہیلنا کا قتل۔ اور عبدل نامی باغی کی عیاری۔ خفیہ پولیس کا قتل۔ باقر خان کی گرفتاری اور فرار۔ باغیوں کا قلع قمع قیمت عہ

انقلاب قسطنطنیہ

جنگ ہفت سالہ کے سلسلہ میں ترکوں اور اتحادیوں کے جان توڑ مقابلے۔ ترکوں کی جانبازی اور سرفروشی کی داستان۔ حسن و عشق کا فسانہ۔ رزم و بزم کے سین نئی روشنی کے حربی آلات۔ نیزہ اور تلوار کے معرکے۔ ناول کا ناول اور تاریخ کی تاریخ قیمت للہ رعایتی ۸ر

ملنے کا پتہ:۔ صدیق بک ڈپو امین آباد پارک لکھنؤ

عیار فقیر

مکار فقیر کی چالبازیان ظلم وستم اور دغا فریب کا پردہ [illegible] ان [illegible] کی چالون سے محفوظ رہنے کے لیے اس کتاب کو ایک بار [illegible] صیحہ نامی ایک لڑکی کا ایک مکار فقیر کے دام فریب مین گرفتار ہونا اور مصائب مین مبتلا ہوتے پر [illegible] کرنا۔ آخر کار ان بدمعاشون کا بھنڈا پھوٹنا اور لڑکی کو نجات ملنا بہت ہی دردانگیز ناول ہے اسکے فروخت کرنے سے مقصود صرف پیسہ کمانا نہین ہے بلکہ اہل ملک کو ان بدمعاش مکارون کی عیاریون سے باخبر کرنا ہے قیمت صرف ۸ر

محاصرۂ پیرس

پیرس کا محاصرہ۔ اہل فرانس کا انداز مدافعت قیصر جرمن کی پولیٹکل چالین اور انکا جواب اتحادیون کی طرف سے۔ غنیم پر محصورین کے جان توڑ حملے۔ ہندوستانی افواج کی مدد۔ اور اہل فرانس کی گلو خلاصی۔ جنگ یورپ کے حیرت انگیز حالات۔ جدید آلات جنگ کا استعمال۔ پیرس کی تباہی۔ تاریخ کی تاریخ۔ قصہ کا قصہ ایک حسین محبوبہ کا جذبۂ وطن پرستی اور اسکے نتائج بہت ہی دل آویز پیرایہ مین۔ قیمت عہ ر رعایتی ۸ر

حیرت انگیز شہر

ایک نوجوان سادہ دل کا ایک حسینہ کے دام محبت مین گرفتار ہونا مصائب کا سامنا کرکے آخر کو گوہر مقصود کو پالینا۔ ضمنی طور سے بہت سے دلچسپ واقعات آگئے ہین جو بذات خود ایک وزن رکھتے ہین۔ مزدورون اور سرمایہ دارون کی کشمکش خودغرض پارٹیون کی خودغرضی اور مزدور پیشہ طبقہ کے ہنگامون سے ملک کی تباہی عجیب وغریب حیرت انگیز واقعات مختلف جماعتون کے لیڈرون کا دلچسپ مکالمہ۔ زبان اعلیٰ درجہ کی اگر قصہ سے قطع نظر کی جائے تاہم ادبی حیثیت سے کتاب دیکھنے کے قابل ہے۔ لکھائی چھپائی نفیس قیمت ۸ر

شراب فیشن

فیشن پرستی کے ہولناک نتائج۔ اغیار کی تقلید کا قابل عبرت نتیجہ۔ موجودہ تعلیم اور کاروبار تجارت کا موازنہ۔ ایک تعلیم یافتہ نوجوان کا ایک یوروپین لیڈی سے شادی کرنا اور آخر مین اس بیوفا کے سلوک سے دست حسرت ملنا۔ قصہ کے علاوہ بہت سے اخلاقی نصائح بھی مکالمہ مین آگئے ہین۔ اکل حلال کی فضیلت ذہن نشین کرنے کی کوشش کی گئی اسکا پڑھنا اخلاق پر اچھا اثر ڈالتا ہے قیمت صرف ۸ر

ملنے کا پتہ

صدیق بک ڈپو امین آباد پارک لکھنؤ

چلتی
حیات شیخ

ناول
چنچل بیگم

حسین لالی

انکے کرتب شہرہ آفاق ہیں بتانے کی ضرورت نہیں آپکے منصوبے دیکھ کر بڑے بڑے ہمت والوں کے حوصلے پست ہیں چارانچہ پھاند لینا آپ کے لئے بچوں کا کھیل ہے دو چار کھیو پکا شکار آپکی ادنی بہادری ہے ایسے ہیر پھیر کے اگر حالات پڑھے تو سمجھ لیا قیمت ۹ر

نظر عشق

محبت کی سچی داستان جسمیں محبت میں مصیبت اٹھانا عشق صادق کا اثر عاشق و معشوق کا بامراد ہونا مسرت آمیز زندگی قیمت صرف ۴ر

بوڑھا دولہا ننھی دلہن

بوڑھے مرد کی ایک کمسن لڑکی کیساتھ شادی کا برا انجام لڑکی کا صبر و شکر ماں باپ کے کئے کی سزا دکھانا دردناک انجام ہے قیمت ۴ر

بدنصیبی راج کے زمانے کا تاریخی ناول ہے شہاب الدین اور پرتھی راج کی معرکہ آرائی مسلمان دلیر فوجی بہادریاں راجپوتوں کی سرفروشیاں رزم و بزم کے بیچ تاریخ کی تاریخ قصہ کا قصہ حسن و عشق کی داستان نے لطف دوبالا کر دیا ہے قیمت ۴ر

چمپا

شکستہ دل ضرور پڑھیں عشق جبا وفا اور جذبات کا انجام تسلیم نہیں ہے لیکن چوٹ کھائے ہوئے دل کے لئے تسکین کی آواز گونج قیمت ۴ر

دردِ دل

یعنی الفت پاک محبت کی مزید داستان ایک حسین دوشیزہ کی امیدوں اور حسرتوں کا دردناک انجام دل ہلا دینے والے واقعات ۴ر

ترکی حرم سرا

ترکی حرم سرا کے واقعات کو کھلم کھلا ظاہر کیا ہے ترکوں کی عیاشی اور تباہی کی داستان کیا ہے حسن و عشق کی کرشمہ سازیاں دکھائی ہیں دلچسپ تاریخی ناول ہے قیمت ۱ر

بالشویک شہزادی

استبداد پسند اور حکمران طبقہ کی جفا کاریاں حصول آزادی کی راہ مظلوم و محکوم قوم کا آئینہ قیمت ۸ر

صدیق بکڈپو لکھنؤ